من قام رمضان ایماناً واحتساباً غفر له ماتقدم من ذنبه ﴿بخاری﴾

جو شخص صدق دل اور ثواب کی امید میں تراویح پڑھے اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

تراویح بیس رکعات سنت ہے

فضیلت تراویح، رکعات تراویح
ومسائل ضروری احادیث کی روشنی میں

تالیف

مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی شافعی

(ناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

باہتمام

محمد احمد ابن مولانا محمد شفیع قاسمی

رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل (کرناٹک)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	تراویح بیس رکعات سنت ہے
مؤلف	:	حضرت مولانا محمد شفیع صاحب قاسمی مدظلہ العالی
کمپوزنگ	:	مولوی محمد وصی الحق قاسمی
طبع اول	:	۱۴۳۰ھ مطابق ۲۰۰۹ء
تعداد	:	ایک ہزار (۱۰۰۰)
قیمت	:	
باہتمام	:	محمد احمد ابن مولانا محمد شفیع قاسمی

ملنے کا پتہ:

رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل

Raziyatul Abrar,Salman Abad

Bhatkal-581320,Karnataka,India

9739961051, 9900794451

انتساب

بنام

مربی واستاذی حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

و

والد محترم حضرت ڈاکٹر علی صاحب ملپا دامت برکاتہم

﴿بانی جامعہ اسلامیہ بھٹکل وخلیفہ حضرت شاہ وصی اللہ صاحبؒ وشاہ ابرار الحق صاحبؒ﴾

جن کی تعلیم وتربیت اور دعا سے مجھے علم دین حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

و مادرِ علمی

جامعہ اسلامیہ بھٹکل، کرناٹک

و

اشرف المدارس ہردوئی، یوپی

و

جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد

اور

عالم اسلام کی مشہور درسگاہ دارالعلوم دیوبند

جن کے فیض علمی سے اللہ تعالیٰ نے ان سطور کو لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ان اداروں کے فیض کو عام فرمائے اور حاسدین وبدخواہوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین

کلمات تشجیع

استاذی حضرت مولانا محمد سالم قاسمی مدظلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند (وقف)

محترم گرامی مرتبت مولانا محمد شفیع صاحب قاسمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنمحترم کی وقیع، مفید اور جامع تصنیف ''تراویح سنت کے مطابق پڑھئے'' (تراویح بیس رکعات سنت ہے) کے ہدیہ وقیعہ نے ممنون فرمایا اور رمضان شریف میں اس سے استفادہ کا اللہ نے کچھ موقع عطا فرمایا۔ موضوع کتاب کے وسیع الذیل عنوانات پر آنمحترم نے جس وسعت مطالعہ اور عمومی طور پر نظروں سے اوجھل ہو جانے والے پہلوؤں کو جس بالغ نظری سے اس کتاب میں جمع فرمایا ہے، اس نے جہاں کتاب کی افادیت کو غیر معمولی کر دیا ہے، وہیں اہل علم وعوام کی آپ کے حق میں دعائے خیر کے ساتھ شکر گزاری کے دائرہ کو بھی عظیم سے عظیم تر بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرمائے اور آپ کے فیضان علمی اور دینی کو عموم وشمول ارزانی فرمائے۔

محمد سالم

مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

۱۰/رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ ہجری مطابق ۳۱/اگست ۲۰۰۹ء عیسوی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدالمرسلین وعلی آلہ وأصحابہ الجمعین

سال کے بارہ مہینوں میں رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے لئے بہت ہی بابرکت وعبادت کا مہینہ ہے۔ روزہ اور تراویح اس کی خاص عبادت ہیں۔ روزہ تقویٰ پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اور تراویح گناہوں کے معاف ہونے کا ذریعہ ہے۔ لیکن افسوس کہ اکثر مسلمان ان دونوں عبادتوں کو سنن وآداب اور شرائط کا لحاظ کئے بغیر ادا کرتے ہیں۔ روزہ کو فرض سمجھ کر دن بھر روزہ تو رکھ لیتے ہیں لیکن تراویح کو سنت سمجھ کر بہت ہی غفلت کا معاملہ کرتے ہیں۔ بعض لوگ آٹھ (۸) رکعات اور بیس (۲۰) رکعات کی بحث کرتے ہوئے خود بھی نہیں پڑھتے اور دوسروں کو بھی زبانی اور تحریری طور پر منع کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا معمول رات بھر تراویح پڑھنے کا تھا اور جو لوگ بیس (۲۰) رکعات پڑھتے ہیں وہ بھی قرآن پاک اور نماز کے سنن وآداب کی رعایت کے بغیر ہی تراویح پڑھنے کو غنیمت سمجھتے ہیں۔ بعض حفاظ کرام کو اس کی طرف توجہ دلائی گئی تو جواب ملا کہ تراویح سنت نماز ہے اور اس میں سنن وآداب کی رعایت ضروری نہیں ہے۔ بعض اہل علم کو بھی اس طرف توجہ دلائی گئی تو ان کی طرف سے بھی خاموشی رہی۔ کئی سالوں سے مساجد میں تراویح کا حال دیکھ کر یہ احساس ہوتا رہا کہ تراویح اب محض ایک رسم بن کر رہ گئی ہے۔ نیز بیس (۲۰) رکعات تراویح کے انکار کرنے والوں کی کچھ کتابیں پڑھنے کا موقع ملا، جس میں دو تین حدیثوں کو سامنے رکھ کر

بیس(۲۰)رکعات تراویح کوخلاف سنت لکھا گیاہے۔باقی دوسری حدیثیں جس میں صحابہ،تابعین وغیرھم کا مسلسل عمل مذکور ہےاس کونظر انداز کرتے ہوئے عام لوگوں کوغلط فہمی میں مبتلاء کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اسلئے دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ فضیلت تراویح،رکعات تراویح اورطریقہ تراویح کے متعلق ایک کتاب لکھی جائے اوراس کواحادیث سے آراستہ کیا جائے۔ اللہ کے بھروسہ پر لکھنا شروع کیاالحمدللہ اب یہ کتاب بنام''تراویح سنت کے مطابق پڑھیئے''(تراویح بیس رکعات سنت ہے)پایۂ تکمیل تک پہنچی،جس میں بیس(۲۰) رکعات کوعمل رسول،عمل صحابہ،عمل تابعین اورعلماء امت کے عمل واقوال سے ثابت کیا گیا ہے۔

اس موقع پرعزیزی فرزند محمداحمد سلمہ کاشکرگزارہوں کہ ان کے تعاون سے یہ کام انجام پایا۔اللہ تعالیٰ ان کواس سلسلہ کا بہت اچھاسلیقہ عطافرمایاہے۔اللہ تعالیٰ سے دعاہے کہ نظربد سے محفوظ فرمائے اوردین دنیا کی ترقیات سےنوازے۔اس کے ساتھ عزیزی فرزند مولوی محمدوصی الحق قاسمی سلمہ کابھی شکرگزارہوں کہ کمپوزنگ کی ذمہ داری انہوں نے انجام دی۔اسکےعلاوہ جن حضرات نے جس طرح کا بھی تعاون کیاہےان سب کاشکرگزارہوں خصوصی طورپرجنہوں نے کتب کی فراہمی میں تعاون فرمایا۔اللہ تعالیٰ سے دعاہے کےاس کوشش کوقبول فرمائےاورلکھنےوالےاورپڑھنےوالوں کے لئےنفع کاذریعہ بنائے۔آخیرمیں اہل علم حضرات سےگزارش ہےکہ کتاب کےسلسلہ میں کوئی قابل مشورہ بات ہوتوضرورمطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اصلاح کی جاسکے۔

رَبَّنَالَاتُؤَاخِذْنَآاِنْ نَّسِيْنَآاَوْاَخْطَانَاج رَبَّنَاوَلَاتَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَاج رَبَّنَاوَلَاتُحَمِّلْنَامَالَاطَاقَةَ لَنَابِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَااَنْتَ مَوْلَانَافَانْصُرْنَاعَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ

اے اللہ! ہماری پکڑ نہ فرما، ہماری بھولی ہوئی اوران جانے کے طور پر کئے ہوئے کاموں پر۔

اے اللہ! ہم پر ہماری طاقت سے زیادہ بوجھ مت ڈال جیسا کہ پہلے لوگوں پر ڈالا گیا تھا۔

اے اللہ! ہماری طاقت سے زیادہ کا مطالبہ بھی مت کر۔اورہم سے درگذر اور مغفرت کا معاملہ کراور رحم کا معاملہ فرما۔تو ہی ہمارا مالک ہے، دشمنوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

محمد شفیع علی قاسمی بھٹکلی

رضیۃ الأبرار، سلمان آباد، بھٹکل

۱۷/ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۱/ جون ۲۰۰۹ء

بروز جمعرات بوقت اذان عصر

سند حدیث

تراویح کے متعلق اس کے تمام مضامین کو احادیث سے مزین کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور حدیث کا دارومدار سند پر ہے۔ اسلئے راقم کی سند حدیث کو لکھنا مناسب سمجھا گیا۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. ﴿متفق علیه﴾

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

صحیح بخاری جلد اول

﴿١﴾

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدالمرسلين وعلى آله وأصحابه اجمعين أمابعدفيقول العبدالضعيف محمدشفيع القاسمى بن على بن شهاب الدين بن محى الدين البهتكلى أجازنى الأستاذالشيخ المقرئ محمدطيب القاسمى رئيس الجامعةدارالعلوم ديوبندسابقاً،عن الشيخ المحدث محمدأنورشاه الكشميرى القاسمى، عن الشيخ المحدث محمودحسن الديوبندى القاسمى، عن الشيخ المحدث محمدقاسم النانوتوى مؤسس الجامعةالاسلامية بديوبندوعنه الشيخ المحدث رشيدأحمدالغنغوهى كلاهما،عن الشيخ المحدث عبدالغنى المجددى الدهلوى،عن الشيخ المحدث محمدإسحاق الدهلوى.

﴿٢﴾

واجانی الأستاذالمقرئ محمدطيب القاسمى،عن الشيخ المحدث خليل أحمدسهارنفورى،عن الشيخ المحدث عبدالقيوم بدهانوى،عن الشيخ المحدث محمدإسحاق الدهلوى.

صحیح بخاری جلد دوم

﴿٣﴾

اجازنی الأستاذالمفتى محمودحسن الغنغوهى القاسمى،عن الشيخ المحدث حسين أحمدالقاسمى المدنى،عن الشيخ المحدث محمود حسن الديوبندى القاسمى،عن الشيخ المحدث محمدقاسم النانوتوى وعنه الشيخ المحدث رشيدأحمدالغنغوهى كلاهما،عن الشيخ المحدث عبدالغنى المجددى الدهلوى،عن الشيخ المحدث محمداسحاق الدهلوى.

﴿٤﴾

واجازنی الأستاذالمفتى محمودحسن الغنغوهى القاسمى،عن الشيخ المحدث محمدزكرياالكاندهلوى،عن الشيخ المحدث خليل أحمد سهارنفورى،عن الشيخ المحدث عبدالقيوم بدهانوى،عن الشيخ المحدث محمداسحاق الدهلوى،عن الشيخ المحدث عبدالعزيزالدهلوى،عن والده الشيخ المحدث قطب الدين أحمدولى اللهالدهلوى،عن الشيخ المحدث أبو طاهرمحمدبن إبراهيم الكردى المدنى،عن والده الشيخ المحدث إبراهيم الكردى المدنى،عن الشيخ المحدث أحمدالقشاشى

المدنی،عن الشیخ المحدث أحمدبن عبدالقدوس أبوالمواهب الشناوی، عن الشیخ المحدث شمس الدین محمدبن أحمدبن محمدالرملی،عن الشیخ المحدث زین الدین زکریاابن محمدأبی یحییٰ الأنصاری،عن الشیخ المحدث أبی الفضل شهاب الدین أحمدبن علی ابن حجرالعسقلانی، عن الشیخ المحدث أبو إسحاق إبراهیم بن أحمدالتنوخی،عن الشیخ المحدث أبی العباس أحمد ابن أبی طالب الحجار،عن الشیخ المحدث السراج الحسین ابن المبارك الزبیدی،عن الشیخ المحدث أبی الوقت عبدالأول بن عیسی ابن شعیب السجزی الهروی،عن الشیخ المحدث أبی الحسن عبدالرحمٰن بن مظفرالداؤدی،عن الشیخ المحدث أبی حمد عبداللّٰہابن أحمدالسرخسی،عن الشیخ المحدث أبی عبداللّٰه محمدبن یوسف بن مطربن صالح بن بشرالفربری،عن امیرالمؤمنین فی الحدیث الشیخ أبی عبداللّٰہمحمدبن إسماعیل البخاری رحمهم اللّٰہتعالیٰ عن مشائخه عن الصحابة رضوان اللّٰہعلیهم اجمعین عن ا لنبی محمدبن عبداللّٰہصلی اللّٰہعلیه وسلم.

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فضیلت تراویح

رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے لئے بڑا مقدس و مبارک مہینہ ہے۔اس مہینے میں اللہ تعالی مومنین کے لئے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔روزہ،تلاوت اور تراویح اس مہینے کی خاص عبادت ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَاحتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. ﴿صحیح بخاری ،باب فضل من قام رمضان،وصحیح مسلم،باب التر غیب فی قیام رمضان وھوالتراویح﴾

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص صدق دل اور ثواب کی امید میں تراویح پڑھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

﴿حدیث﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ،وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَاناًواحتِسَاباًخَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

﴿سنن نسائی،حدیث ۲۲۱۰،مسند الطیالسی، حدیث۲۲۱،الصیام للفریابی،حدیث ۱۴۵، مسند أحمد، حدیث ۱۶۶۰،مسند أبی یعلی، حدیث۸۶۵، قال المحدث المناوی: إسناده حسن، فیض القدیر۲/۲۷۰، قال المحدث أحمد شاکر: إسناده صحیح، حاشیة مسند أحمد ۲/۳۰۶، قال المحدث ظفر أحمد العثمانی: أخرجه النسائی بسندحسن وسکت عنه،"إعلاء السنن"۸/۵۷﴾

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالی نے تم پر رمضان المبارک کے روزے کو فرض کیا ہے اور میں نے رمضان المبارک کے قیام (تراویح) کو سنت قرار دیا ہے، جوشخص صدق دل اور ثواب کی امید میں رمضان کے

روزے رکھے اور رات کا قیام یعنی تراویح پڑھے تو اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں جیسا کہ وہ ابھی پیدا ہوا۔

﴿حدیث﴾ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہُ فَرِیْضَۃً، وَّقِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعاً۔ الحدیث. ﴿صحیح ابن خزیمۃ، حدیث ۱۸۸۷، شعب الإیمان للبیھقی ۳۳۳۶، الدعوات الکبیر للبیھقی، حدیث ۵۳۲، فضائل رمضان لابن شاھین، حدیث ۱۶، فضائل رمضان لابن أبی الدنیا، حدیث ۴۱، الترغیب والترھیب للمنذری، حدیث ۱۴۸۳﴾

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کو فرض کیا اور تراویح کو سنت قرار دیا۔

اس حدیث سے تراویح کی مشروعیت معلوم ہوتی ہے۔ اسلئے بعض منکرین تراویح نے اس حدیث کو منکر لکھا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ اس کے ایک راوی علی بن زید بن جدعان پر بعض محدثین نے کلام کیا ہے، لیکن بہت سے محدثین نے ان کی روایات کو صحیح اور حسن کہا ہے۔

احادیث بالا میں قَامَ رَمَضَانَ سے مراد تراویح ہے۔

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانیرحمہ اللہ (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں۔

﴿۱﴾ وذکر النووی أن المراد بقیام رمضان صلاۃ التراویح.

﴿فتح الباری، باب فضل من قام رمضان﴾

ترجمہ: (مشہور محقق و محدث) امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیام رمضان سے مراد نماز تراویح ہے۔

﴿۲﴾ قال الکرمانی: اتفقوا علی أن المراد بقیام رمضان صلاۃ التراویح.

﴿فتح الباری، باب فضل من قام رمضان﴾

ترجمہ: (مشہور محدث) علامہ (شمس الدین) کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کا اتفاق ہے کہ قیام رمضان سے مراد نماز تراویح ہے۔

مشروعیت تراویح

روزہ اور تراویح مدینہ منورہ میں مشروع ہوئے ،اس سے قبل رسول اللہ ﷺ پابندی سے تہجد اور وتر پڑھا کرتے تھے۔مگر رمضان المبارک میں قیام اور وقت میں اضافہ ہوجاتا تھا لمبی لمبی رکعاتیں سحری تک پڑھنے کا معمول ہوجاتا،طول قیام (لمبی رکعت) کی وجہ سے اس کو قیام رمضان اور ہر چار (۴) رکعت کے بعد آرام کرنے کی وجہ سے تراویح کہا جانے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو سنت قرار دیا۔تراویح آپ ﷺ نے جماعت کے ساتھ پڑھائی،تہجد عام جماعت کے ساتھ نہیں پڑھائی ۔تراویح پوری رات پڑھی گئی،تہجد پوری رات نہیں پڑھی گئی ۔تراویح مدینہ منورہ میں مشروع ہوئی اور تہجد مکہ مکرمہ میں مشروع ہوئی ۔اس لئے علماء نے تراویح کو مستقل سنت قرار دیا ، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں **سورۃ مزمل** سے تہجد کی مشروعیت اور حدیث **فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآن** ﴿ترمذی﴾ سے وتر کی مشروعیت اور حدیث **مَنْ قَامَ رَمَضَانَ** ﴿بخاری﴾ اور حدیث **وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ** ﴿نسائی﴾ سے تراویح کی مشروعیت معلوم ہوتی ہے۔

تہجد و وتر غیر رمضان میں

ابتدائے نبوت سے ہی نماز تہجد رسول اللہ ﷺ پر فرض کردی گئی تھی ، رات میں کھڑے ہوکر قرآن پڑھنا لازم تھا۔جیسا کے **سورۃ مزمل** کی آیات سے ظاہر ہوتا ہے۔طول قیام کی وجہ سے پیروں پر ورم آجاتا تھا۔ یہ عمل بہت دشوار تھا اس لئے ایک سال کے بعد اسمیں تخفیف کردی گئی اور رات کے کسی حصے میں نماز پڑھنے کا اختیار دیا گیا،معراج کی رات جب نماز فرض ہوئی اور جبرئیل آمین نے آپ کو نماز کا طریقہ ورکعتیں سکھلایا تو آپ ﷺ نے تہجد و وتر کو رکعتوں کی ترتیب سے پڑھنا شروع کیا۔

احادیث تہجد و وتر

﴿حدیث﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. ﴿صحيح بخاری، حدیث ١١٦٤، كتاب التهجد، وسنن أبی داود، باب فی صلاة الليل، وموطأ امام مالك، كتاب صلاة الیل﴾

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات میں تیرہ (۱۳) رکعات پڑھتے تھے، پھر آذان کے بعد دو رکعات مختصراً سنت فجر ادا فرماتے۔

﴿حدیث﴾ عن كُرَيْبٍ أنّ ابن عباس رضی اللّٰه عنهما أخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ۔ وَهِيَ خَالَتُهُ۔ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ وِسَادَةٍ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ حَتّیٰ انتَصَفَ اللَّيلُ أو قَرِيباً مِنهُ، فَاسْتَيْقَظ يَمسَحُ النَّومَ عن وَجهِهِ ثُمَّ قَرَأ عَشرَ آيَاتٍ مِن آلِ عِمرَانَ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأ فَأحْسَنَ الْوُضوءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَصَنَعتُ مِثْلَهُ، فَقُمتُ إلى جَنبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ اليُمنىٰ علَىٰ رَأسِي وأَخَذَ بِأُذُنِي يَفتِلُهَا، ثُمَّ صَلَّى ركْعَتَيْنِ، ثُمَّ ركعتينِ، ثُمَّ ركعتينِ، ثُمَّ ركعتينِ، ثُمَّ ركعتينِ، ثُمَّ ركعتينِ، ثُمَّ أوتَرَ، ثُمَّ اضطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ المُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّىٰ رَكْعَتَيْن (خفيفتين)، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. ﴿صحيح بخاری، باب ماجاء فی الوتر، وسنن أبی داود، باب فی صلاة الليل، وسنن نسائی، حدیث ١٦٢٠﴾

ترجمہ: حضرت کریبؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا تھا، میں تکیہ کے چوڑائی

والے حصہ پر سر رکھ کر سو یا اور رسول اللہ ﷺ اور انکی اہلیہ تکیہ کے لمبائی والے حصہ پر سو گئے۔ جب رات ادھی یا اسکے قریب ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر نیند کو دور کیا، پھر **سورۃ آل عمران** کی آخیری دس آیتیں پڑھیں، اسکے بعد رسول اللہ ﷺ اُٹھ کر لٹکے ہوئے مشکیزہ سے پانی لیا اور اچھی طرح وضو فرمایا، پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں بھی وضو کر کے آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ اپنے داہنے ہاتھ سے مجھے دائیں طرف لے آئے، پھر آپ ﷺ دو دو رکعت چھ مرتبہ پڑھکر وتر پڑھی۔ پھر آپ ﷺ لیٹ گئے اور جب موذن بلانے آئے تو آپ ﷺ دو رکعت سنت فجر ادا فرما کر فجر کی نماز پڑھائی۔

﴿حدیث﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّی مِنَ اللَّيلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً،يُوتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ،لَا يَجْلِسُ فِی شَیْءٍ إِلَّا فِی اٰخِرِهَا. ﴿صحيح مسلم،باب صلاة الليل﴾

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ (۱۳) رکعات نماز پڑھتے، جسمیں پانچ (۵) رکعتیں وتر کی ایک تشہد کے ساتھ پڑھتے تھے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ أَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبدِالرَّحْمٰنِ بن عوف أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضی اللّٰه عنها:كَيفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِی رَمَضَانَ؟فَقَالَتْ: مَاكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيدُ فِی رَمَضَانَ،وَلَا فِی غَيرِهِ،عَلَى إِحدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً.يُصَلِّی أَرْبَعاً،فَلَا تَسْأَلْ عَن حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ،ثم يُصَلِّی أَرْبَعاً،فَلَا تَسْأَلْ عَن حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ،ثُمَّ يُصَلِّی ثَلَاثاً.فَقَالَتْ عَائِشَةُ:فَقُلْتُ:يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟فَقَالَ:يَاعَائِشَةُ،إِنَّ عَيْنَیَّ تَنَامَانِ،وَلَا يَنَامُ قَلْبِی. ﴿موطأامام مالك،باب صلاة النبی ﷺ فی الوتر،وصحيح بخاری،باب قيام النبی ﷺ با الليل فی رمضان وغيره،وصحيح مسلم،باب صلاة الليل﴾

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ (۱۱) رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعات پڑھتے، مت پوچھو کہ وہ کتنی طویل اور کتنی عمدہ ہوتیں، پھر چار رکعات پڑھتے، مت پوچھو کہ وہ کتنی طویل اور کتنی عمدہ ہوتیں، پھر تین رکعات ادا فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میں عرض کرتی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو گئے تھے؟ آپ ﷺ ارشاد فرماتے: اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔

غیر مقلدین (سلفی حضرات) اس حدیث کا بار بار حوالہ دیتے ہیں، مگر اس حدیث کی ترتیب پر امت کے کسی طبقہ کا عمل نہیں ہے۔

﴿حدیث﴾ عن القَاسِم بن محمدقَالَ سَمِعتُ عائشةَتَقُولُ:كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيلِ عَشرَرَكعاتٍ وَيُوتِرِبسَجْدَةٍوَيَركَعُ رَكْعَتَى الْفَجْرِفَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشرَةَرَكْعَةً. ﴿صحیح مسلم، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبی ﷺ فی الليل﴾

ترجمہ: حضرت قاسم بن محمدؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ رات میں دس رکعات اور ایک رکعت پڑھتے، پھر دو رکعت سنت فجر ادا فرماتے۔ جملہ تیرہ (۱۳) رکعاتیں ہوتی تھی۔

﴿حدیث﴾ عن عبدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِى قَيسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائشة رضی اللّٰه عنها:بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ؟قَالَتْ :كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ، وَسِتٍّ وَ ثَلَاثٍ،وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ،وَعَشْرٍوَثَلَاثٍ،وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُبِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَمِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ . ﴿سنن أبى داؤد، باب فى صلاة الليل، مسند أحمد، حديث ۲۵۰۳۷، قال المحدث النووى رواه أبو داود بإسناد صحيح، خلاصة الأحكام

[Website: DifaAhleSunnat.com]

۱/۵۵٤، قال المحدث ابن الملقن: هذا الحديث رواه أبو داود بإسناد صحيح، البدر المنير٤/۳۰۲، وقال المحدث العراقی أخرجه أبوداود بإسناد صحيح، تخريج أحاديث الإحياء ۱/۲۳۱، قال المحدث أحمد شاكر إسناده صحيح، حاشية مسند أحمد ۱۷/۵۲۹﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن ابوقیسؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ وتر کتنی رکعت پڑھتے تھے۔تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ کبھی چاراور تین، کبھی چھ اور تین، کبھی آٹھ اور تین، کبھی دس اور تین پڑھتے تھے اورسات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں پڑھتے۔

﴿حديث﴾ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قال ....فَقُلْتُ :(يَاأُمَّ المُؤمِنِين عائشةرضی اللهعنها)أنْبِئينِى عن قِيَامِ رسول الله ﷺ .فَقَالَتْ: ألَسْتَ تَقْرأيَاأيُّهَاالمُزَّمِّلُ فَقُلْتُ:بَلىٰ.قَالَتْ:فَإنَّ اللّٰهَ عزَّوَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِى أوَّلِ هٰذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ وَأصْحَابُهُ حولًا وَأمسَكَ اللّٰهُ خَاتِمَتَها اثنَى عَشَرَ شَهْرافِى السَّمَآءِ حَتّٰى أنْزَلَ اللّٰهُ فِى آخِرِهٰذِهِ السُّورَةِالتَّخفِيف فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطوُّعاًبَعْدَ فَرِيضَةً.قَالَ:قُلْتُ،يَاأُمَّ المُؤمِنِينَ أنْبِئينِى عَن وَتْرِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ:كُنَّانُعِدُّ لِرَسُول اللّٰه ﷺ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَآءَ أنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّى تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجلِسُ فِيهَا إلَّا فِى الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُاللّٰه وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوم فَيُصَلِّى التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذكُرُاللّٰه وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسلِيماًيُسمِعُنَا،ثُمَّ يُصَلِّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَايُسَلِّمُ وَهُوَقَاعِدٌ فَتِلكَ إحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَابُنَىَّ فَلَمَّاأسَنَّ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ وَأخَذَهُ اللَّحْمَ أوتَرَبِسَبْعٍ وَّصَنَعَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهِ الاَوَّلِ

فَتِلكَ تِسْعٍ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إذَا صَلَّى صَلاَةً أحَبَّ أنْ يُدَاوِمَ عَلَيهَا وَكَانَ إذَا غَلَبَهُ نَومٌ أووَجَعٌ عن قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أعْلَمُ نبى الله ﷺ قَرَأَالقُرآنَ كُلَّهُ فِى لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إلَى الصُّبحِ وَلَا صَامَ شَهْرًاكَامِلاً غَيْرَرَمَضَانَ. ﴿صحيح مسلم ،باب صلاة الليل، وسنن نسائى،باب قيام الليل،وسنن بيهقى،باب قيام الليل﴾

ترجمہ: حضرت سعد بن ہشامؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تہجد کے بارے میں بتایئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے **یا ایُّھاالمزمل** نہیں پڑھا ہے؟ میں نے کہا پڑھا ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سورت کی ابتدائی آیات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تہجد فرض کیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک سال تک تہجد پڑھتے رہے، اس کے بعد اس سورت کی آخیری آیات کے ذریعہ آسانی کردی گئی، تو تہجد نفل ہوگئی۔میں نے کہا اے ام المومنین رسول اللہ ﷺ کی وتر کے بارے میں بتایئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ہم آپ ﷺ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے۔جب رات میں اللہ آپ کو بیدار کرتا تو آپ پہلے مسواک کرتے اور وضو فرماتے، اس کے بعد نو (۹) رکعتیں اس طرح پڑھتے کہ صرف اٹھویں رکعت میں بیٹھتے، پھر تشہد پڑھکر بغیر سلام پھیرے کھڑے ہوتے، پھر نویں رکعت پوری کر کے تشہد کے لئے بیٹھتے، پھر تشہد پڑھکر بلند آواز سے سلام پھیرتے، پھر دو رکعت بیٹھ کر نماز ادا فرماتے۔جملہ گیارہ رکعتیں ہوئی۔جب آپ ﷺ عمر رسیدہ ہوئے اور بدن بھاری ہوا تو سات (۷) رکعتیں مذکورہ طریقے کے مطابق پڑھنے لگے۔جملہ نو رکعتیں ہوئی۔جب آپ ﷺ کوئی نماز پڑھتے تو اس کی پابندی فرماتے اور جب کبھی نیند یا بیماری کی وجہ سے رات کا معمول چھوٹتا تو دن میں بارہ (۱۲) رکعتیں

پڑھتے اور آپ کا رمضان کے علاوہ ایک رات میں پورا قرآن ختم کرنا اور پوری رات نماز پڑھنا اور پورے مہینے کا روزہ رکھنا میرے علم میں نہیں ہے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ أَبِی أَیُّوبَ الأَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ یُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ یُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلیَفعَل وَمَن أَحَبَّ أَنْ یُوتِرَ وَاحِدَةٍ فَلیَفعَل.

﴿سنن أبی داود ،باب کم الوتر،سنن النسائی، حدیث ۱۷۱۱،۱۷۱۲،المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۳۹۶۲، ومستدرك حاکم وقال الإمام الحاکم هذا حدیث صحیح الإسناد علی شرط الشیخین وأقره الذهبی،۱/۳۰۲،وقال الإمام النووی :حدیث صحیح، "المجموع" ۴/۲۲، قال المحدث ابن الملقن: هذا الحدیث صحیح، البدر المنیر ۴/۲۹۴﴾

ترجمہ:۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر کی نماز ہر مسلمان پر لازم ہے جو پانچ رکعت پڑھنا چاہے تو پانچ پڑھ لے اور جو تین رکعت پڑھنا چاہے تو تین پڑھ لے اور جو ایک رکعت پڑھنا چاہے تو ایک پڑھ لے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ أَبِی هُرَیرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتُوتِرُوا بِثَلَاثٍ تَشَبَّهُوابِصَلَاةِالْمَغْرِب،وَلٰکِن أَوْتِرُوابِخَمْسٍ أوبِسَبْعٍ أوتِسْعٍ أو بِإحدَی عَشرَة رَکعَةٍ أوأکثَرَ مِن ذَلِكَ . ﴿مستدرك حاکم ،کتاب الوتر، الاوسط لابن المنذر، حدیث ۲۶۰۱، السنن الکبری للبیهقی، حدیث ۵۰۱۱، صلاة الوتر لمحمد بن نصر المروزی،حدیث ۵۴،جزء من حدیث أبی العباس الأصم، حدیث ۳۴﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر صرف تین رکعت کے ساتھ مت پڑھو مغرب کی مشابہت کے وجہ سے لیکن پانچ ،سات ،نو، گیارہ یا اس سے زیادہ رکعتوں کے ساتھ پڑھا کرو۔

تعجب کہ شیخ ناصر الدین البانی نے صلاۃ التراویح میں اس حدیث کو منکر لکھا ہے، جب کہ علامہ ابن قیمؒ نے اعلام الموقعین میں ودیگر علماء نے إسناده صحيح لکھا ہے۔

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کا انفرادی اور چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے ساتھ تراویح پڑھنا

رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کا معمول باقی دنوں کے مقابلے میں مختلف ہوتا تھا۔ تلاوت، صدقات، اعتکاف اور دعاوں کا اہتمام فرماتے، رات بھر نمازیں پڑھا کرتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ نمازوں میں مشغول رہتے۔ بعض صحابہ تنہا نماز پڑھتے اور بعض صحابہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں نماز پڑھا کرتے۔ کبھی کبھی آپ ﷺ کے پیچھے بھی نماز پڑھنے لگتے، جب آپ ﷺ کو معلوم ہوتا تو آپ منع فرماتے اور قیام رمضان (تراویح) کے فرض ہونے کا خدشہ ظاہر فرماتے۔

قیام رمضان سے مراد دیر رات تک نماز پڑھنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ قیام رمضان کے متعلق ارشاد فرمایا کہ جو شخص رمضان میں قیام یعنی دیر رات تک نماز پڑھے گا اللہ تعالی اس کے گناہوں کو اس طرح معاف کردے گا جس طرح ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا۔ رمضان المبارک میں اعمال کے ثواب میں اضافہ کردیا جاتا ہے۔ ایک فرض کا ثواب ستر (۷۰) فرائض کے برابر اور ایک سنت کا ثواب فرض کے برابر کردیا جاتا ہے۔ بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھنے سے بیس (۲۰) رکعات فرض نماز پڑھنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ جو لوگ سستی کی وجہ سے جلدی جلدی تراویح پڑھکر دوسرے کاموں میں مشغول ہوجاتے ہیں وہ اس فضیلت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

احادیث قیام رمضان (تراویح)

﴿حدیث﴾ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ:كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ شَدَّمِئزَرَهُ،ثُمَّ لَمْ يَاتِ فِرَاشَهُ حَتَّى يَنْسَلِخَ.

﴿صحیح ابن خزیمة، ابواب قیام شهر رمضان ،شعب الإیمان للبیهقی، حدیث ۳۳۵۲، قال المناوی: إسناده حسن، التیسیر بشرح الجامع الصغیر۴۸۶/۲، قال العثمانی: إسناده حسن، "إعلاء السنن"، باب التراویح﴾

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی شریک حیات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ کمر کس لیتے تھے اور رمضان ختم ہونے تک بستر کے قریب نہیں آتے تھے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِى رَمَضَانَ مَالَا يَجْتَهِدُ فِى غَيْرِهِ،وَفِى الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْهُ،مَالَا يَجْتَهِدُ فِى غَيْرِهِ. ﴿احادیث عفان بن مسلم، حدیث ۲۷۴، ریاض الصالحین،حدیث:۱۱۹۲، وإعلاء السنن،باب التراویح﴾

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں اتنا مجاہدہ کرتے تھے جتنا غیر رمضان میں نہیں کرتے تھے اور آخیری عشرہ میں اتنا مجاہدہ کرتے تھے جتنا دوسرے عشرے میں نہیں کرتے تھے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَيَّرَلَوْنُهُ،وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ،وَابْتَهَلَ فِى الدُّعَاءِ،وَأَشْفَقَ لَوْنُهُ. ﴿شعب الإیمان للبیهقی، حدیث۳۳۵۳، الترغیب والترهیب للأصبهانی،حدیث ۱۷۷۶، الجامع الصغیر

للسيوطی، حديث ٩٨٧٧، كنز العمال، حديث ١٨٠٦٢، إعلاء السنن، باب التراويح، رواه البيهقي بإسناد حسن عن أبی هريرة رضي الله عنه ﴾

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو عظمت رمضان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مبارک کا رنگ بدل جاتا اور نمازوں میں اضافہ ہوجاتا اور خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگا کرتے اور مجاہدے سے جسم مبارک کا رنگ پیلا پڑ جاتا۔

اس حدیث کو غیر مقلد عالم شیخ ناصر الدین البانیؒ نے سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة میں منکر لکھا ہے، جبکہ امام بیہقیؒ نے دوسری سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے، جسکی سند حسن ہے، لہذا اس حدیث کو منکر کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔

﴿حديث﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:أنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إتَّخَذَ حُجْرَةً (فِي الْمَسجِدِ)قال حَسِبْتُ أنَّه قَالَ: مِن حَصِيْرٍ. فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى فِيها لَيَا لِيَ، فَصَلَّى بِصَلَا تِهِ نَاسٌ مِنْ أصْحَابِهِ.فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ، فَخَرَجَ إليهم فَقَالَ: قَدَ عَرَفْتُ الَّذِى رَأيتُ مِنْ صَنِيْعِكُم، فَصَلُّوا أيُّهاالنَّاسُ فِي بُيوتِكُم، فإنَّ أفْضَلَ الصَّلاةِ صَلاةُ المرءِ فِي بَيْتِهِ إلَّا الْمَكْتُوبَةَ.

﴿صحيح بخاری، باب صلاة الليل، حديث ٧٣١، وصحيح مسلم ١/٢٦٦﴾

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں چٹائی سے آڑ فرما کر مسجد میں ایک کمرے کی طرح بنایا اور اس میں چند راتیں نماز پڑھی، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے لگتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتا تو آپ بیٹھ جاتے، بالآخیر ایک مرتبہ لوگوں کے پاس آکر ارشاد فرمایا: تمہارا اس طرح کرنا مجھے معلوم ہوا، اے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھو اسلئے کہ مشروع کردہ نمازوں کے علاوہ باقی نماز گھر میں افضل ہے۔

﴿حديث﴾ عَنْ عَا ئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ:كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّى

مِنَ اللَّيْلِ فِی حُجْرَتِهِ وَجِدَارُالحُجرَةِ قَصِيرٌ،فَرَأى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ ﷺ،فَقَامَ أنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ،فأصبَحُوافتَحَدَّثوابذٰلك،فقام لَيلةَ الثَّانِيةِ فَقَامَ مَعَهُ أنَاسٌ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ،صَنَعُواذٰلِك لَيْلَتَيْنِ أوثَلَاثاً، حَتَّى إذاكَانَ بَعدَذٰلِكَ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَخْرُجْ،فَلَمَّاأصبحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ،فَقَالَ:إنِّی خَشِيتُ أن تُكْتَبَ عَلَيكُم صَلَاةُ اللَّيْل. ﴿صحیح بخاری،حدیث۷۲۹﴾

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات اپنے کمرہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور کمرہ کی دیوار چھوٹی تھی ،تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا اور آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے،جب صبح ہوئی تو اس کا چرچہ ہوا۔دوسری رات بھی اسی طرح لوگ نماز پڑھنے لگے۔اس طرح دو یا تین رات ہوا۔اس کے بعد رسول اللہ ﷺ وہاں نماز نہیں پڑھی۔جب صبح اس کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض نہ کردی جائے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّی فِی رَمَضَانَ، فَجِئتُ فَقُمْتُ إلَی جَنْبِهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ أيضاً،حَتَّى كُنَّارَهْطاًفَلَمَّاحَسَّ النَّبِیُّ ﷺ أنَّاخَلْفَهُ جَعَلَ تَجَوَّزَ فِی الصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ فَصَلَّى صَلَاةًلَايُصَلِّيْهَا عِنْدَنَا قَالَ قُلنَالَهُ حِينَ أصْبَحْنَاأفَطِنْتَ لَنَااللَّيْلَةَ؟ قَالَ فَقَالَ:نَعَمْ ذٰلِكَ الَّذِی حَمَلَنِی عَلَى الَّذِی صَنَعْتُ.الحديث. ﴿صحیح مسلم:۱/۳۵۲﴾

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں ایک رات نماز پڑھ رہے تھے، میں آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہوا، پھر دوسرا شخص بھی کھڑا ہوا،اس طرح بہت لوگ ہوگئے ،آپ ﷺ کو جب معلوم ہوا تو آپ جلدی سے نماز ختم کر کے اندر جا کر نماز پڑھی، (پھر باہر تشریف لا کر نماز پڑھنی شروع کی،تو صحابہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے، پھر رسول اللہ ﷺ جلدی سے نماز ختم کر کے اندر تشریف لے گئے،(مجمع الزوائد) جب صبح ہوئی تو ہم

نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا رات میں ہمارا نماز پڑھنا آپ کو معلوم ہوا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اسی وجہ سے میں اندر گیا۔

﴿حدیث﴾ عن ثعلبة بن أبی مالك القرظی رضی اللہ عنہ قال: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيلَةٍ فِی رَمَضَانَ، فَرَأَی نَا سًا فِی نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يُصَلُّونَ، فَقَالَ: مَا يَصنَع هَؤلاءِ؟ قَالَ قَائل: يَارَسُولَ اللّٰهِ! هَؤلاءِ نَاسٌ لَيسَ مَعهم قُرآن، وَأبی بن كعب يَقْرَأُوهُمْ مَعَهُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، قَالَ: ﴿قَدْ أَحْسَنُوا وَقَدْ أَصَابُوا﴾، وَلَم يَكْرَهْ ذَلِكَ لَهُمْ.

﴿السنن الكبری للبيهقی: ۲/۴۹۵، دارالمعرفة بيروت، معرفة السنن للبيهقی ۱۴۴۲، الجامع لابن وهب ۳۰۳، قال البيهقی: هذا مرسل حسن، قال النيموی: إسناده جيد، آثار السنن ۲/۵۰، إعلاء السنن ۷، باب التراويح﴾

ترجمہ: حضرت ثعلبہ بن ابو مالک قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کی ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ کچھ لوگ مسجد کے ایک طرف نماز (تراویح) پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ کسی نے جواب دیا، یارسول اللہ ﷺ جن لوگوں کو قرآن یاد نہیں ہے ان کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نماز (تراویح) پڑھا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت اچھا کر رہے ہیں: راوی فرماتے ہے کہ آپ ﷺ نے ناپسندگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

﴿حدیث﴾ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ البَقَرَةَ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِندَ الْمِائَةِ، ثُمَّ مَضَی، فَقُلْتُ: يُصَلِّی بِهَا فِی رَكْعَةٍ، فَمَضَی، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ، فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا. إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ، سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَال، سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ، تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيمِ، فَكَانَ

رُكُوعُهُ نَحْواً مِنْ قِيَامِهِ،ثُمَّ قَالَ:سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه،ثُمَّ قَامَ طَوِيلاً قَرِيباً مِمَّا رَكَعَ،ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ:سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى،فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيباً مِنْ قِيَامِهِ.

﴿صحیح مسلم،باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلوٰۃ اللیل﴾

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا،تو آپ ﷺ نے سورۃ بقرۃ شروع فرمایا، میں نے سمجھا کہ سو آیتوں پر رکوع فرمائیں گے،مگر آپ ﷺ پڑھتے رہے، پھر میں نے سوچا کہ آپ ﷺ سورہ بقرہ ایک رکعت میں ختم فرمائیں گے،مگر آپ ﷺ پڑھتے رہے، پھر سورۃ نساء شروع فرمائی، پھر سورۃ اٰل عمران شروع فرمائی، آپ ﷺ اس طرح اطمینان سے پڑھ رہے تھے کہ جب آیت تسبیح پڑھتے تو اللہ کی تسبیح بیان کرتے اور جب آیت سوال پڑھتے تو اللہ سے سوال کرتے اور جب آیت تعوذ پڑھتے تو اللہ سے پناہ مانگتے، پھر آپ ﷺ نے رکوع فرمایا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم پڑھتے رہے۔

آپ کا رکوع قیام کی طرح طویل تھا پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہا، پھر رکوع کی طرح طویل قیام فرمایا پھر آپ نے سجدہ فرمایا اور اس میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ پڑھتے رہے، آپ کا سجدہ بھی قیام کی طرح طویل تھا۔

﴿حدیث﴾ عن عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ أَوْزَاعاً يَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَيَكُونُ مَعَهُ النَّفَرُ الْخَمْسَةُ أَوِ السِّتَّةُ أَوْ أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَكْثَرُ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ،الحديث. ﴿مسند أحمد ٢٦١٨٥، قيام رمضان لمحمد بن نصر المروزی ١/٢١٥،قال العلامة صلاح الدين العلائی الشافعی: سنده صحيح،فتاوی العلائی ص١٢٥،قال المحدث أحمد شاكر: إسناده صحيح،

حاشية مسند أحمد ۱۸/۱۸۴﴾

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان المبارک کی راتوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد نبوی میں الگ الگ یا چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تراویح پڑھا کرتے تھے۔ جس کو جتنا بھی قرآن یاد ہوتا وہ پانچ یا چھ یا اس سے زیادہ یا کم لوگوں کو تراویح پڑھایا کرتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عام جماعت کے ساتھ تراویح پڑھانا

رمضان المبارک میں عبادت کی کثرت اور رات کی نمازوں کا ذکر احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تنہا یا چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے ساتھ تراویح پڑھا کرتے تھے۔ یہ معمول اسطرح چل رہا تھا، لوگوں کی کثرت اور شوق کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کو عام جماعت کے ساتھ پڑھنے کا فیصلہ فرمایا۔ بعض روایات میں ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ چار راتیں تراویح پڑھانا مذکور ہے اور بعض روایات میں ۲۳، ۲۵، ۲۷ تین راتیں تراویح پڑھانا مذکور ہے اور بعض روایات میں دو یا تین راتیں تراویح پڑھانا مذکور ہے۔ اسلئے محدثین کا خیال ہے کہ عام جماعت کے ساتھ تراویح ایک سے زیادہ مرتبہ مختلف رمضان میں پڑھی گئی ہوگی۔ واللہ اعلم.

احادیث جماعت تراویح

﴿حديث﴾ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَجْمَعُ أَهْلَهُ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ فَيُصَلِّى بِهِم إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَجْمَعُهُم لَيْلَةَ ثِنْتَى وَعِشْرِيْنَ، فَيُصَلِّى بِهِمْ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَجْمَعُهُمْ لَيْلَةَ ثَلَاثَ وَعِشْرِيْنَ فَيُصَلِّى بِهِمْ إِلَى ثُلُثَيِ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَأْمُرُهُمْ لَيْلَةَ أَرْبَعَ وَعِشْرِيْنَ أَنْ يَّغْسِلُوا، فَيُصَلِّى بِهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ لَايَجْمَعُهُمْ. ﴿قيام رمضان لمحمد بن نصر المروزى ۱/۲۱۶، أوجزالمسالك، باب الترغيب فى الصلاة فى رمضان﴾

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۱ ویں (رمضان) کی رات کو گھر والوں کو جمع فرما کر ایک تہائی رات تک تراویح پڑھائی، پھر ۲۲ ویں رات کو آدھی رات تک تراویح پڑھائی، پھر ۲۳ رات کو دو تھائی رات تک تراویح پڑھائی، پھر ۲۴ ویں رات کو سب کو غسل کرنے کا حکم فرمایا اور پوری رات تراویح پڑھائی، پھر اس کے بعد نہیں پڑھائی۔

﴿حدیث﴾ عن أبی ذرٍّ رضی اللہ عنہ أنَّہُ قال لَمَّا کَانَ الْعَشْرُ الاواخِرُ أعْتَکَفَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْمَسجِدِ فَلَمَّا صَلَّی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلاۃَ الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ اثْنَیْنِ وَعِشْرِینَ قَالَ إنَّا قَائِمُونَ اللَّیْلَۃَ إنْ شَاءَ اللّٰہُ ، فَمَنْ شَاءَ مِنْکُمْ أنْ یَقُومَ فَلْیَقُمْ،الحدیث. ﴿مسند أحمد،الفتح الربانی،حدیث ۱۱۱۰، المعجم الأوسط للطبرانی، حدیث ۴۴۲﴾

ترجمہ:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سال رمضان المبارک کے آخیری عشرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف فرمایا۔ بائیس (۲۲) رمضان المبارک کی عصر کی نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ آج عشاء کے بعد تراویح پڑھی جائیگی، جس کا جی چاہے ہمارے ساتھ تراویح پڑھے۔ (اسی طرح ۲۴ ویں اور ۲۶ ویں عصر کو اعلان فرمایا)

﴿حدیث﴾ عَنْ أبِی ذرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَم یُصَلِّ بِنَاحَتَّی بَقِیَ سَبْعٌ مِنَ الشَّھْرِ، فَقَامَ بِنَاحَتَّی ذَھَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ،ثُمَّ لَمْ یَقُمْ بِنَافِی السَّادِسَۃِ، وَقَامَ بِنَا فِی الْخَامِسَۃِ حَتّٰی ذَھَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ، فَقُلْنَا لَہُ: یَارَسُولَ اللّٰہِ، لَوْ نَفَّلْتَنَابَقِیَّۃَ لَیْلَتِنَاھَذِہِ،فقال:إنَّہُ مَنْ قَامَ مَعَ الإمامِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ کُتِبَ لَہُ قِیَامُ لَیْلَۃٍ.ثُمَّ لَمْ یُصَلِّ بِنَاحَتَّی بَقِیَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّھْرِ، وَصَلَّی بِنَا فِی الثَّالِثَۃِ،وَدَعَاأھْلَہُ وَنِسَاءَ ہُ،فَقَامَ بِنَاحَتَّی تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ. قُلْتُ لَہُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ:السُّحُورُ. ﴿سنن ترمذی،وقال الترمذی:ھذا حدیث حسن صحیح،باب ماجاء فی قیام شھر رمضان،وسنن أبی داود،باب فی قیام شھر رمضان،

وسنن نسائی، باب قیام شهر رمضان، وسنن بیهقی، باب زعم أنها با لجماعة أفضل﴾

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کا روزہ رکھا، آپ ﷺ نے ۲۲ ویں رمضان تک ہم لوگوں کو تراویح نہیں پڑھائی مگر ۲۳ ویں رات کو آپ ﷺ نے تہائی رات تک تراویح پڑھائی، پھر ۲۴ ویں رات کو تراویح نہیں پڑھائی مگر ۲۵ ویں رات کو آدھی رات تک تراویح پڑھائی تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! پوری رات تراویح پڑھاتے تو اچھا ہوتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ پوری تراویح پڑھے اس کے لئے پوری رات تراویح پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے پھر آپ ﷺ نے ۲۶ ویں رات کو تراویح نہیں پڑھائی اور ۲۷ ویں رات عورتوں کو بھی جمع فرمایا اور پوری رات تراویح پڑھائی کہ ہم کو فلاح (سحری کا وقت ختم ہونے) کی فکر ہونے لگی۔ راوی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ فلاح کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سحری۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تراویح امام کے ساتھ آخیر تک پڑھنے والوں کے لئے پوری رات تراویح پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ جو لوگ بلا عذر درمیان میں امام کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں وہ اس فضیلت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ نیز رسول اللہ کا لیلۃ القدر کی تلاش میں ۲۷ رمضان کی رات کو اہتمام سے پوری رات تراویح پڑھنا معلوم ہوتا ہے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ عَلَى مِنْبَرِ حِمْصَ يَقُولُ: قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ. ﴿سنن نسائی، باب قیام شهر رمضان، ومستدرك حاكم، باب قیام اللیل فی رمضان، وقال الإمام الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط البخاری وقال الإمام الذهبی: حديث حسن، قال الإمام النووی: رواه النسائی بإسناد حسن، خلاصة الأحكام ۵۷۶/۱﴾

ترجمہ: حضرت نعیم بن زیادؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر حمص پر کھڑے ہو کر فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رمضان المبارک کی ۲۳ ویں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک تہائی رات تک تراویح پڑھی، پھر ۲۵ ویں رات کو آدھی رات تک تراویح پڑھی، پھر ۲۷ ویں رات کو اتنی رات تک تراویح پڑھی کہ ہم کو گمان ہوا کہ ہم کو سحری کا وقت نہیں ملے گا۔

﴿حدیث﴾ عن ابن شهاب أخبرني عروة أنَّ عَائشةَ رضى الله عنها أخْبَرَتْهُ أنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جوفِ اللَّيلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أكْثَرُ مِنْهُمْ، فَصَلَّى فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أهلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اَللهِ صلى الله عليه وسلم فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبحِ، فَلَمَّا قضىٰ الْفَجْرَ أقبَلَ عَلىٰ النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أمَّا بَعْدُ فإنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكم. ولٰكِنِّى خَشِيتُ أنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا. فَتُوفِّىَ رَسُولُ اللِّهِ صلى الله عليه وسلم وَالأمرُ عَلَى ذٰلك.

﴿صحيح بخارى، باب فضل من قام رمضان، صحيح مسلم، باب الترغيب فى قيام رمضان وهو التراويح﴾

ترجمہ: ابن شہاب (امام زہریؒ) روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عروہؒ نے کہا کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ (رمضان المبارک کی) ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں صحابہ کو تراویح پڑھائی۔ جب صبح اس واقعہ کا چرچا ہوا تو دوسری رات لوگ زیادہ جمع ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح پڑھائی۔ دوسرے دن اس کا اور زیادہ چرچا ہوا تو تیسری رات اور زیادہ لوگ جمع ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح پڑھائی۔ چوتھی رات مسجد لوگوں سے بھر گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے، یہاں تک کہ صبح ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں تشریف لائے، سلام

پھیرنے کے بعد صحابہ کی طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کی موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہ تھی، لیکن مجھے خدشہ ہوا کہ یہ نماز (تراویح) تم پر فرض کردی جائے پھر تم اس سے عاجز ہوجاؤ، پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات تک اسی طرح تراویح (انفرادی اور چھوٹی جماعتوں کے ساتھ پڑھی گئی۔

رکعات تراویح

﴿حدیث﴾ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:صَلَّى بِنَا رَسُول اللّٰه ﷺ فِي رَمَضَانَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ،وَالوِتر،فَلَمَّاكَانَ مَنَ القَابِلَةِ اجْتَمَعنَا فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا أن يَخْرُجَ إلَيْنَا،فَلَمْ نَزَلَ فِي الْمَسْجِدِ،حَتَّى أصْبَحْنَا فَدَخلنَاعَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ،فَقُلْنَا لَهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! رَجَوْنَاأنْ تَخرُجَ إلَيْنَا فَتُصَلِّ بِنَا ، فَقَالَ: إنِّي كَرِهْتُ أنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ.

﴿صحيح ابن خزيمة،ابواب الوتر،وصحيح ابن حبان،الإحسان،باب الوتر،حديث ٢٤٠٩ ، ٢٤١٥ ، قال ابن عدى:بهذا الإسناد بأحاديث أخر وكلها غير محفوظة، الكامل فى ضعفاء الرجال٦/٤٣٨،قال النيموى: إسناده لين، آثار السنن٢/٥١،قال المحدث العلامة أنور شاه الكشميرى: فى سندها عيسى بن جارية وضعفه أكثر المحدثين، العرف الشذى ٢/٧٩، إسناده ضعيف لضعف عيسى بن جارية،حاشية الإحسان فى تقريب صحيح ابن حبان، حاشية مسند أبى يعلى ١٨٠٢، حاشية مختصر كتاب والوتر ١/٣٦﴾

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں ایک رات ہم لوگوں کو آٹھ رکعات اور وتر پڑھائی، چنانچہ اگلی رات ہم مسجد میں جمع ہوگئے اور آپ کے آنے کی امید میں رہے مگر آپ ﷺ تشریف نہیں لائے، جب صبح ہوئی تو ہم لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کل رات ہم مسجد میں جمع ہوکر اس امید میں رہے کہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں گے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ناپسند

ہوا کہ کہیں وتر تم پر فرض کردی جائے۔
(اس حدیث کے راوی عیسیٰ بن جاریہ پر جرح کی گئی ہے اسلئے اس کی سند کو جمہور محدثین نے ضعیف لکھا ہے۔)

﴿حدیث﴾ إِنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّی بِالنَّاسِ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً لَیْلَتَیْن، فَلَمَّاکَانَ فِی اللَّیْلَةِ الثَّالِثَةِ اِجْتَمَعَ النَّاسُ، فَلَمْ یَخْرُجْ إِلَیْهِمْ، ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ خَشِیْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ فَلَا تُطِیْقُوْنَهَا. ﴿البیان فی مذهب الإمام الشافعی ٢/٢٧٥، "فتح العزیز" للإمام الرافعی، باب صلاة التراویح، الکواکب الدراری فی شرح صحیح البخاری للکرمانی ٨/٥٥، البدر المنیر ٤/٣٤٩، التلخیص الحبیر ٥/٥٣﴾

وفی روایة: إِنَّهُ ﷺ خَرَجَ لَیْلَةً مِنْ لَیَالِ رَمَضَانَ وَصَلَی عِشْرِیْنَ رَکْعَةً، فَلَمَّاکَانَتِ اللَّیْلَةُ الثَّانِیَةُ اجْتَمَعَ النَّاسُ فَخَرَجَ وَصَلَی بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً فَلَمَّا کَانَتِ اللَّیْلَةُ الثَّالِثَةُ کَثُرَا لنَّاسُ فَلَمْ یَخْرُجْ عَلَیْهِ ا لسَّلَام وَقَالَ: عَرَفْتُ اجْتِمَاعَکُمْ لٰکِنِّی خَشِیْتُ أَنْ تُکْتَبَ عَلَیْکُمْ .فَکَانَ النَّاسُ یُصَلُّوْنَهَا فُرَادیٰ إِلَی زَمَنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ. ﴿العنایة شرح الهدایة ٢/٢٣٤، اشرف ا لهدایة ، ٢/٢٣١﴾

ترجمہ: روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کی ایک رات لوگوں کو بیس (٢٠) رکعات تراویح پڑھائی، دوسری رات بھی لوگ جب جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو بیس رکعات تراویح پڑھائی۔ اور جب تیسری رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد مسجد میں جمع ہوئی تو آپ ﷺ تشریف نہیں لائے پھر صبح میں ارشاد فرمایا: مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض کر دی جائے اور تم کر نہ سکو۔ پھر اسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے تک لوگ علیحدہ علیحدہ تراویح پڑھتے رہے۔

﴿حدیث﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أن رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ کان یُصَلِّی فِی رَمَضَانَ، عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَالْوِتْرَ. ﴿مصنف ابن أبی شیبة ٧٦٩٢﴾

﴿حدیث﴾ وفی روایۃ: فِی غَیرِجَمَاعَۃ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃ وَالْوِتْرَ.

﴿سنن بیھقی،باب ماروی فی عددرکعات القیام فی شھررمضان﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

اس حدیث کوسلفی عالم ناصرالدین البانیؒ نے مختصر إرواء الغلیل ۴۴۵ میں موضوع لکھاہے،جبکہ اس کی سندکوبعض محدثین نے ضعیف لکھاہے،اورحضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے فتاوی عزیزی (اردو) میں اورحضرت مولانا ادریس کاندھلویؒ نے التعلیق الصبیح علی مشکاۃ المصابیح میں صحیح لکھاہے۔اورخودناصرالدین البانی صاحب نے اسی سند ابراھیم بن عثمان عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس کو صحیح وضعیف سنن ابن ماجۃ ۱۴۹۵ میں صحیح لکھاہے۔یا للعجب.

﴿حدیث﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنھما أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ لَیْلَۃً فِی رَمَضَانَ فَصَلَی بِالنَّاسِ أَرْبَعَۃَ وَعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَأَوْتَرَ بِثَلَاثَۃٍ.

﴿مخطوطات أبی طاھر أصبھانی۲۲۳، تاریخ جرجان ۳۱۶/۱، إسنادہ حسن﴾

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کی ایک رات باہر تشریف لائے اور صحابہ کو چوبیس رکعات نماز پڑھائی۔

مذکورہ بالاحضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں آٹھ رکعات اور وتر اور دوسری روایت میں چوبیس رکعات اور تین وتر اور باقی روایتوں میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھنا مذکور ہے۔جب ان روایات میں رکعات تراویح کے سلسلہ میں اختلاف پایا گیا تو دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول وعمل کو دیکھا گیا اسلئے کہ صحابہ کو احوال رسول ﷺ اورمزاج نبوت ورموز شریعت،حدیث صحیح اورحدیث غیرصحیح کا علم جتنا تھا کسی کو حاصل نہ تھا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول وعمل

سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام بالاتفاق بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے۔ لہذا علماء وفقہاء نے بیس رکعات تراویح ہی کو سنت قرار دیا ہے۔

دور فاروقی میں بیس رکعات تراویح دوبارہ باجماعت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب یہ دیکھا کہ لوگ انفرادی اور ٹولیوں کی شکل میں تراویح پڑھ رہے ہیں اور تراویح کی اجتماعی شان ختم ہو رہی ہے اور لوگ اس سنت کو ترک کر سکتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جماعت کو قائم کر کے فرض ہونے کے خوف سے ترک فرمایا تھا دوبارہ اس سنت کو زندہ کرنے کا فیصلہ فرمایا اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھانے پر مامور کیا۔

﴿حدیث﴾ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَاقَالَتْ:............ ثُمَّ كَذالك كَانَ فِی خِلَافَةِ أَبِی بَكرٍوَصَدْرٍمِنْ خِلَافَةِ عُمَرَحَتّٰی جَمَعَهُمْ عُمَر بن الخَطَاب عَلَی أُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ،فَقَامَ بِهِمْ فِی رَمَضَانَ وَكَانَ ذَلِكَ أَوَّل اجْتِمَاع النَّاس عَلَی قَارِیءٍ وَاحِدٍفِی رَمَضَانَ. ﴿صحیح ابن حبان ،الإحسان، فصل فی التراویح﴾

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پورے دور خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت تک اسی طرح (تراویح انفرادی اور چھوٹی جماعتوں کے ساتھ) پڑھی جاتی رہی۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں تراویح عام جماعت کے ساتھ پڑھنے کا سلسلہ شروع فرمایا۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد) تراویح کی یہ پہلی عام جماعت تھی۔

﴿حدیث﴾ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیِّ أَنَّهُ قَالَ:خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لیلةً فِی رَمَضَانَ إلَی الْمَسْجِدِ،فَإذَاالنَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتفَرِّقُونَ،

يُصَلِّى الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّى الرَّجُلُ فَيُصَلِّى بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ. فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّى أَرَى لَو جَمَعتُ هٰؤُلَاءِ عَلَى قَارِىءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ. ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُم عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ. ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَىٰ وَا لنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِم، قَالَ عُمَرُ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ، وَالَّتِى يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِى يَقُومُونَ. يُرِيدُ اٰخِرَ اللَّيلِ. وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ. ﴿صحيح بخاری، باب فضل من قام رمضان، وموطأ إمام مالك، باب ماجاء فى قيام رمضان، وسنن بيهقى، باب قيام شهر رمضان﴾

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاریؒ (تابعی، م ۸۱ ھ) فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کی ایک رات میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد گیا تو دیکھا کہ لوگ علیحدہ علیحدہ مسجد میں تراویح پڑھ رہے ہیں۔ کہیں کوئی تنہا تراویح پڑھ رہا ہے اور کہیں کسی کے پیچھے لوگ جماعت بنا کر تراویح پڑھ رہے ہیں، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ اگر میں انہیں ایک امام کے پیچھے جمع کر دوں تو زیادہ بہتر ہوگا، پھر انہوں نے فیصلہ کر کے سب کو ایک امام حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کر دیا، پھر دوسری رات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد گیا تو دیکھا کہ اب لوگ ایک امام کی اقتداء میں تراویح ادا کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہی اچھا ہے یہ نیا عمل (یعنی باجماعت تراویح) اور رات کا وہ حصہ افضل ہے جس میں تم سوتے ہو اس حصہ سے جسمیں تم تراویح پڑھ رہے ہو یعنی تراویح آخیر رات تک پڑھنا افضل ہے اور لوگ ابتدائی رات میں تراویح پڑھتے تھے۔

﴿حديث﴾ عَنْ أَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ أَمَرَ أُبَيًّا أَنْ يُصَلِّىَ بِالنَّاسِ فِى رَمَضَانَ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ يَصُومُونَ النَّهَار وَلَا يحسنون أَن يقرأوا فَلَوْ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ عَلَيْهِمْ بِاللَّيْلِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا شَىْءٌ لَمْ يَكُنْ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ وَلَكِنَّهُ أَحْسَنُ فَصَلَّى بِهِمْ

عِشْرِينَ رَكْعَة . ﴿المختارة لضیاء المقدسی ۱۱۶۱، کنزل العمال ۲۳۴۷۰، اس حدیث کی سند کو سلفی عالم ناصرالدین البانی صاحبؒ نے صلاة التراویح میں وهذا اسناد ضعیف لکھا ہے، لیکن امام حاکمؒ مستدرک میں، علامہ ذہبیؒ مستدرک کی تلخیص میں، علامہ سیوطیؒ الإتقان میں ابوجعفر الرازی عن الربیع بن أنس عن أبی العالیة عن أبی بن کعب کی سند کو صحیح کہا ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے العجاب فی بیان الأسباب میں سند کو قوی کہا ہے۔ علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں۔ رجالہ ثقات وفی أبی جعفر الرازی کلام لا یضر وهو ثقة، مجمع الزوائد ۸۱۴۰، نیز ناصرالدین البانی صاحب نے اسی طرق کو صحیح ترمذی ۲۶۸۰ میں حسن لکھا ہے۔﴾

ترجمہ: حضرت ابوالعالیہؒ (تابعی، متوفی ۹۰ھ ہجری) روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیرالمومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے رمضان المبارک میں لوگوں کو تراویح پڑہانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگ دن میں روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر قرآن (یاد نہ ہونے کی وجہ سے) تراویح نہیں پڑھ سکتے، اس لئے تم ان لوگوں کو رات میں تراویح پڑھاؤ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا امیرالمومنین! یہ ایسی چیز کا حکم ہے جس پر ابھی تک عمل نہیں ہے (یعنی باجماعت تراویح)، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں لیکن یہی بہتر ہے، تو انہوں (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) نے بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی۔

قیام میں تخفیف اور بیس رکعات تراویح پر صحابہ کا اجماع

احادیث قیام سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان المبارک میں رات بھر تراویح پڑھنے کا معمول تھا، لمبی لمبی رکعتیں پڑھا کرتے تھے، ایک رکعت میں پانچ پارے پڑھنا بھی ثابت ہے اس لئے احادیث میں رکعتوں سے زیادہ قیام کا ذکر موجود ہے۔ طول قیام کی وجہ

سے رکعتوں میں کمی بیشی ہوا کرتی تھی۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہ بھی رات بھراسی طرح نمازیں پڑھا کر تے تھے،حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی اسی طرح کا معمول جاری رہالیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو اسلام کا دائرہ بہت وسیع ہونے لگا،روز بروز مسلمانوں کی تعداد بڑھنے لگی،حالات میں تبدیلی آنے لگی،لوگوں میں عبادت کا وہ شوق نہیں رہا جو پہلے تھا اور تراویح میں تساہل ظاہر ہونے لگا تو حضرت عمر فارق رضی اللہ عنہ نے تراویح کے ترک ہونے کے اندیشہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے مشورے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طویل قیام میں تخفیف فرما کر بیس (۲۰) رکعات والے عمل کو باقی رکھااور تمام مساجد میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھانے کا حکم صادر فرمایا اور مسجد نبوی میں تراویح پڑھانے کے لئے حافظ مقرر کیا،اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ باحیات تھے جن سے آٹھ (۸) رکعات کی روایات منسوب کی جاتی ہیں اور لوگوں کے حالات کے مطابق ایک رکعت میں تیس،پچیس یا بیس آیتیں پڑھنے کا حکم فرمایا۔

﴿حدیث﴾ عَنْ أَبِی عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ،قَالَ:دَعَا عُمَرُابْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِثَلَاث قُرَّاء فَأسْتَقْرَأهُم،فَأَمَرَأ سْرَعَهُم قِرأءَةً أَنْ يَقْرَأَلِلنَّاسِ ثَلَاثِيْنَ آيَةً، وَأَمَرَأَوْسَطَهُمْ أَنْ يَقْرَأَخَمساًوَعِشْرِيْنَ،وَأَمَرَأَبْطَاهُمْ أَنْ يَقْرَأَلِلنَّاسِ عِشْرِيْنَ آيَةً. ﴿سنن بیھقی،باب قدرقراء تھم فی قیام شھر رمضان،ومصنف عبدالرزاق،باب قیام رمضان،حدیث۷۷۳۲﴾

ترجمہ: حضرت ابوعثمان نہدیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین حافظ قرآن کو بلایا اور انکا قرآن سنا،ان میں سے تیز رفتار سے پڑھنے والے حافظ کوتیس آیتیں ایک رکعت میں پڑھنے کا حکم فرمایااور درمیانی رفتار سے پڑھنے والے کوپچیس آیتیں ایک رکعت میں اورآہستہ رفتار سے پڑھنے والے حافظ کوبیس آیتیں ایک رکعت میں پڑھنے کا حکم فرمایا۔

﴿حـديث﴾ عَـنْ دَاؤد بـن قيـس وَغَيـرِهِ،عَـنْ مُـحَمَّدِ بْنِ يُو سُفَ،عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ:أَنَّ عُمَرَجَمَعَ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَعَلَى تَـمِيمِ الدَّارِي،عَلَى إِحْدَ ى وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً،يَقْرَؤُوْن بِالْمِئِيْنَ وَيَنْصَرِفُونَ عِنْدَفُرُوعِ الْفَجر. ﴿مصنف عبدالرزاق،باب قيام رمضان، حديث ۷۷۳۰﴾

ترجمہ: حضرت داود بن قیسؒ اوران کے دیگر ساتھی اپنے استاد محمد بن یوسفؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور تمیم داری رضی اللہ عنہ کو رمضان المبارک میں اکیس (۲۱) رکعات تراویح پڑھانے پر مأمور کیا۔ وہ کئی سو آیتیں پڑھا کرتے تھے اور صبح صادق کے قریب گھر جایا کرتے تھے۔

﴿حديث﴾ عَـنْ مَـالِكٍ،عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ،عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّهُ قَـالَ : أَمَـرَعُـمَـرُبْنُ الْخَطَّابِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيماً الدَّارِيَّ أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ بِإِحْدَى عَشْرَةَرَكْعَةً،قَا لَ: وَقَدْ كَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُبِا لْمِئِينَ،حَتَّى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعِصِيِّ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ ،وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفْ إِلَّا فِي فُرُوعِ الْفَجْرِ.

﴿مؤطا امام ما لك،باب ما جاء فی قیا م رمضان﴾

ترجمہ: امام مالکؒ محمد بن یوسفؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور تمیم داری رضی اللہ عنہ کو گیارہ رکعات پڑھانے پر مأمور کیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ امام کئی سو آیتیں پڑھا کرتے تھے اور ہم لوگ طول قیام کی وجہ سے لاٹھیوں پر ٹیک لگایا کرتے تھے اور ہم لوگ صبح صادق کے قریب گھر جایا کرتے تھے۔

﴿حديث﴾ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبدِالرَّحمٰن اِبن أَبِی ذباب عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الْقِيَامُ عَلَى عَهدِعُمَرَ،بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

﴿مصنف عبدالرزاق،باب قيام رمضان،حديث۷۷۳۳﴾

ترجمہ: حضرت حارث بن عبدالرحمٰنؒ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے

ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں تیئس رکعات (بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر) پڑھی جاتی تھی۔

﴿حدیث﴾ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ فِي زَمَانِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ، فِي رَمَضَانَ، بِثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً.

﴿مؤطا إمام مالك، باب ما جاء في قيام رمضان، إسناده مرسل قوی، "أوجزا لمسالك"﴾

ترجمہ: حضرت یزید بن رومانؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان المبارک میں تیئس رکعات (بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر) پڑھتے تھے۔

﴿حدیث﴾ وَرَوَىٰ مَالِك مِنْ طَرِيقِ يَزِيدَ بْنِ خُصَيفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عِشْرِينَ رَكْعَةً. ﴿فتح الباری للعلامة ابن حجر العسقلانی، باب فضل من قام رمضان، ورجاله رجال البخاری﴾

ترجمہ: امام مالکؒ نے یزید بن خصیفہؒ کے طریق سے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے بیس (۲۰) رکعات تراویح نقل کی ہے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ ابن أَبِي ذَئب عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانُوا يَقْرَؤُنَ بِالْمِئِينَ وَكَانُوا يَتَوَكَّئُونَ عَلَى عِصِيِّهِم فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان رضی اللہ عنہ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ.

﴿سنن بیهقی، باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان﴾

هذا حديث صححه النووی فی کتابه "الخلاصة" و"المجموع"، وأقره الزيلعی فی "نصب الراية"، وصححه السبکی فی "شرح المنهاج"، وابن العراقی فی "طرح التثريب"، والعينی فی "عمدة القاری"، والسيوطی

فی "المصابیح فی صلاة التراویح"، وعلی القاری فی "شرح الموطأ"، والنیموی فی "آثار السنن" وغیرهم. ﴿تصحیح حدیث صلاة التراویح عشرین رکعة والرد علی الألبانی فی تضعیفه للشیخ إسماعیل بن محمد الأنصاری، ص۷﴾

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان المبارک کے مہینے میں حضرات صحابہ کرام بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے اور وہ سوسو آیتیں پڑھا کرتے تھے اور امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شدت قیام یعنی طول قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگایا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام نوویؒ نے الخلاصة اور المجموع میں، امام زیلعیؒ نے نصب الرایة میں، علامہ سبکیؒ نے شرح منهاج میں، علامہ ابن العراقیؒ نے طرح التثریب میں، علامہ عینیؒ نے عمدة القاری میں، علامہ سیوطیؒ نے المصابیح فی صلاة التراویح میں، ملا علی قاریؒ نے شرح موطأ میں، علامہ نیمویؒ نے آثار السنن میں صحیح کہا ہے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرَ عَنْ یَزِیدَ بْنِ خُصَیفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کُنَّا نَقُومُ مِنْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِینَ رَکْعَةً وَالْوِتْر. رواه البیهقی فی "المعرفة"، وصححه العلامة السبکی فی "شرح المنهاج"، وعلی القاری فی "شرح المؤطا".

﴿إعلاء السنن، باب تراویح، وتحفة الأحوذی، باب ماجاء فی قیام شهر رمضان﴾

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بیس (۲۰) رکعات تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

اس حدیث کو علامہ سبکیؒ نے شرح منهاج میں اور ملا علی قاریؒ نے شرح مؤطا

میں صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ۴۰ اور ۴۱ کو **صاحب تحفۃ الأحوذی** نے زبردستی ضعیف کرنے کی کوشش کی ہے جب کہ کبار محدثین نے اس کو صحیح کہا ہے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَرَ رَجُلًا یُصَلِّی بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً. رواه أبو بکر بن أبی شیبة فی "مصنفه" وإسناده مرسل قوی. ﴿إعلاء السنن، باب التراویح، وبذل المجهود، باب فی قیام شهر رمضان﴾

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سعید انصاریؒ (تابعی) سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائیں۔

﴿حدیث﴾ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رَفِیْعٍ، قَالَ: کَانَ أُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یُصَلِّی بِالنَّاسِ فِی رَمَضَانَ بِالْمَدِیْنَةِ، عِشْرِیْنَ رَکْعَةً، وَیُوتِرُ بِثَلَاثٍ. أخرجه أبو بکر بن أبی شیبة فی "مصنفه" وإسناده مرسل قوی. ﴿إعلاء السنن، باب التراویح﴾

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن رفیعؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر مدینہ منورہ میں پڑھاتے تھے۔

حدیث نمبر ۳۶ میں گیارہ رکعات منقول ہیں، بعض لوگ ان تمام حدیثوں میں اسی ایک حدیث کو قابل استدلال سمجھتے ہیں اور باقی حدیثوں کو قابل التفات نہیں سمجھتے، یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ (۱) محدثین نے گیارہ رکعات والی روایت کو راوی کی غلط فہمی پر محمول کیا ہے کہ **إِحْدَی وَعِشْرِیْن** کے بجائے **إِحْدَی عشرة** سمجھا گیا۔ (۲) ابی ابن کعب اور تمیم داری میں سے ہر ایک کو دس دس رکعات اور وتر پڑھانے کے لئے کہا کیونکہ دوسری تمام روایات بیس رکعات ہی پر دلالت کرتی ہیں اور اس روایت کے راوی **محمد بن یوسفؒ** ہی سے حدیث نمبر ۳۵ میں دوسرے شاگرد سے اکیس (۲۱) رکعات منقول

ہیں اور حدیث نمبر ۳۷ میں **حضرت سائب بن یزید** رضی اللہ عنہما کے دوسرے شاگرد **حارث بن عبدالرحمن** سے تیئس (۲۳) رکعات منقول ہیں اور **حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما** کے اور ایک شاگرد **یزید بن خصیفة** کے تینوں شاگردوں سے حدیث نمبر ۳۹، ۴۰، ۴۱ میں بیس (۲۰) رکعات منقول ہیں اور حدیث نمبر ۳۸ میں **یزید بن رومان**ؒ سے **امام مالک** تیئس (۲۳) رکعات نقل کرتے ہیں۔ اور حدیث نمبر ۳۳ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا شروع ہی سے بیس (۲۰) رکعات پڑھانا مذکور ہے۔ علاوہ حدیث نمبر ۴۲ اور حدیث ۴۳ میں بھی بیس ہی رکعات منقول ہیں۔ لہذا گیارہ رکعات والی روایت کے صحیح ہونے پر کئی طرح کے شبہات پیدا ہوتے ہیں۔

بیس رکعات تراویح پر عمل صحابہ اور عمل تابعین

﴿حدیث﴾ **عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهما قَالَ: كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً ، وَعَلَى عَهْدِ عُثْمَانَ رضي الله عنه وَعَلِي رضي الله عنه مِثْلَهُ.**

رَواه الْبَيهَقِي بِإِسْنَادٍ صَحِيْح. ﴿فتح الملهم للشيخ شبير أحمد العثمانی، باب بیان عدد رکعات التراويح، وأوجز المسالك للشيخ محمد زكريا الكاندهلوی، باب ما جاء فی قیام شهر رمضان﴾

ترجمہ: امام بیہقیؒ نے بسند صحیح حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے اور حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی اسی طرح پڑھتے تھے۔

﴿حدیث﴾ **عَنْ أَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ السلمی، عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: دَعَا الْقُرَّاء فِی رَمَضَانَ فَأَمَرَمِنهُمْ رَجُلًا يُصَلِّی بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانَ عَلِي رضي الله عنه يُوتِرُبِهِمْ.** ﴿سنن بیهقی، باب ما روی فی عدد رکعات القيام فی شهر رمضان﴾

ترجمہ: حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمیؒ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں

قاریوں کو بلا کر بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھانے کا حکم فرمایا اور وتر خود حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھایا کرتے تھے۔

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ اس حدیث کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

اسکی سند میں حماد بن شعیب پر محدثین نے کلام کیا ہے لیکن اسکے متعدد شواہد موجود ہیں۔ابوعبدالرحمٰن سلمی کی یہ روایت شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ نے **منہاج السنة** میں ذکر کی ہے اوراس سے استدلال کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ تراویح کو اپنے دورِ خلافت میں باقی رکھا۔﴿منہاج السنة ۲۲۴/۴﴾

حافظ ذہبیؒ نے **المنتقیٰ مختصر منہاج السنة** (المنتقیٰ ص۵۴۲) میں حافظ ابن تیمیہؒ کے اس استدلال کو بلانکیر ذکر کیا ہے،اس سے واضح ہے کہ ان دونوں کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں بیس رکعات تراویح کا معمول جاری تھا۔

﴿حدیث﴾ عن عَمرو ابن قَیس،عن أبِی الْحَسَنَاء: أنَّ عَلِیاً أَمَرَ رَجُلًا یُصَلِّی بِھِم فِی رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَة.

﴿إعلاء السنن ،باب التراویح ،وأوجزا لمسالك،باب ما جاء فی قیام شھر رمضان ﴾

ترجمہ: حضرت عمر بن قیسؒ،ابوالحسناءؒ (تابعی) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعتیں پڑھایا کریں۔

﴿حدیث﴾ عَنِ الأعْمَش،عَنْ زَیْدِ بْنِ وَھبٍ قَالَ:کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْن مَسْعُود رضی اللہ عنہ یُصَلِّی لَنَافِی شَھْرِ رَمَضَانَ،قَالَ الأعْمَش:کَانَ یُصَلِّی عِشْرِیْنَ رَکْعَةً،وَیُوتِر بِثَلَاثٍ. ﴿أوجز المسالك،باب ما جاء فی قیام شھررمضان،وتحفة الأحوذی، باب ما جاء فی قیام شھررمضان﴾

ترجمہ: امام اعمشؒ (تابعی،م ۱۴۸ھ) حضرت زید بن وہبؒ (تابعی) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات تراویح اور

تین (۳) رکعات وتر پڑھایا کرتے تھے۔

صاحب تحفة الأحوذي نے اس حدیث کو منقطع کہہ کر اس کی سند کو ضعیف کرنے کی کوشش کی ہے جب کہ حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ (تابعی) براہ راست حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے ہیں۔

﴿حدیث﴾ عن شُتیر بن شکل وَكَانَ مِنْ أصْحَاب عَلِي رضی اللہ عنہ أنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُم فِي شَهْرِرَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَة وَيُوتِر بِثَلَاثٍ. قال البيهقي وفي ذلك قوة.

﴿سنن بيهقي، باب ماروى في عدد ركعات القيام في شهر رمضان﴾

ترجمہ: حضرت شتیر بن شکل رحمہ اللہ جو علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے، وہ رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پڑھایا کرتے تھے۔

﴿حدیث﴾ عَن سَعِيد بن عُبَيد: أنَّ عَلِي بن رَبِيعة كَانَ يُصَلِّي بِهِم فِي رَمَضَانَ خَمْس تَرْوِيحَاتٍ وَيُوتِر بِثَلَاثٍ. أخرجه أبو بكر بن أبي شيبة في "مصنفه"، وإسناده صحيح. ﴿بذل المجهود للشيخ خليل أحمد سهارنفوري﴾

ترجمہ: حضرت سعید بن عبید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ربیعہ رحمہ اللہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے، وہ رمضان المبارک میں پانچ ترویحات یعنی بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پڑھاتے تھے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ أبِي الخُصَيب قَالَ: كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيد بن غَفْلَة فِي رَمَضَانَ، فَيُصَلِّي خَمْس تَرْوِيْحَات عِشْرِيْنَ رَكْعَة. ﴿سنن بيهقي، باب ماروى في عدد ركعات القيام في شهر رمضان، إسناده حسن، "أوجزا لمسالك"﴾

ترجمہ: حضرت ابوخصیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سوید بن غفلہ رحمہ اللہ (تابعی، م ۸۰ھ) ہمیں رمضان المبارک میں پانچ ترویحات یعنی بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھاتے تھے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ ابن أَبِی مُلَيكَة يُصَلِّی بِنَا فِی رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. رواه أبو بكر بن أبی شيبة وإسناده صحيح.

﴿بذل المجهود، باب فی قيام شهر رمضان، وأوجز المسالك، باب ماجاء فی قيام شهر رمضان﴾

ترجمہ: حضرت نافعؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہؒ (تابعی، م ۱۱۷ھ) ہمیں رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھاتے تھے۔

﴿حدیث﴾ وَرَوَىٰ مُحَمَّدُ بْن نَصَرَ مِنْ طَرِيقِ عَطَاء قَالَ: أَدْرَكْتُهُم فِی رَمَضَانَ يُصَلُّونَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، وَثَلَاثَ رَكعات الوتر. ﴿فتح الباری للعلامة ابن حجر العسقلانی، باب فضل من قام رمضان، وقال العلامة النيموی: إسناده حسن﴾

ترجمہ: محمد بن نصرؒ حضرت عطاءؒ (تابعی، م ۱۱۴ھ) سے روایت نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پڑھتے دیکھا ہے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّهُ سَمِعَ الأَعْرَجَ يَقُولُ: مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلا وَهُمْ يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِی رَمَضَانَ، قَالَ: وَكَانَ الْقَارِیءُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِی ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَإِذَا قَامَ بِهَا فِی اثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، رَأَی النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ. ﴿مؤطا امام مالك، باب ما جاء فی قيام رمضان، وسنن بيهقی، باب قدر قراءتهم فی قيام شهر رمضان﴾

ترجمہ: حضرت داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن اعرجؒ (تابعی، م ۱۱۷ھ) سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ رمضان المبارک میں دشمنوں کے خلاف دعائیں کیا کرتے تھے (یعنی دعاء قنوت پڑھتے تھے) اور امام سورۃ بقرۃ آٹھ رکعات میں ختم کرتے تھے اور جب کبھی وہ اس سورت کو ۱۲ویں رکعت میں پڑھتے تو ہم یہ سمجھتے کہ انہوں نے قرآت میں تخفیف کی ہے۔

اجماع صحابہ پر عمل ضروری ہے

مذکورہ بالا احادیث اور اقوال علماء امت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کا مسلسل عمل بیس رکعات پڑھنے کا تھا تو علماء وفقہانے بیس (۲۰) رکعات تراویح ہی کو سنت قرار دیا۔ جو دو دو رکعات پانچ ترویحات کے ساتھ پڑھی جائے گی۔ امیر المؤمنین کے حکم، اجماع صحابہ، اجماع علماء امت کے بعد اس کی خلاف ورزی اللہ ورسول کی خلاف ورزی ہوگی۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے۔ **يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوآ اَطِيْعُوااللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ.** ﴿سورة نساء :۵۹﴾

ترجمہ:۔ اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور امیر کی اطاعت کرو۔

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

﴿حدیث﴾ **إِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِىْ فَسَيَرَىٰ اخْتِلَافاًكَثِيْراً فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِى وَسُنَّةِالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّواعَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍبِدْعَةٌوَّكُلَّ بِدْعَةٍضَلَالَةٌ.**

﴿سنن أبی داؤد، باب فی الزوم السنة، وسنن ترمذی، وقال الترمذی هذاحديث حسن صحيح، باب الاخذ بالسنة واجتنا ب البدعة، ومسند أحمد، ا لفتح ا لربا نی ۱/۱۸۸﴾

ترجمہ:۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، اس وقت تم میرے اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین (یعنی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم) کے طریقے کو لازم پکڑو اور اس پر مضبوطی سے قائم رہو اور اپنی طرف سے دین میں کوئی بات ایجاد مت کرو۔ (رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین کے طریقہ کے علاوہ)

ہر ایجاد کردہ امر بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔اور دوسری روایت میں ارشاد فرمایا:

﴿حدیث﴾ اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَر.

﴿سنن ترمذی،وقال الترمذی هذاحديث حسن۲/۲۰۷،ومسند أحمد،الفتح الربانی ۲۲/۱۸۲﴾

ترجمہ:۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ابوبکر اور عمر کی اتباع کرو۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے جنتی لوگوں کی نشانی مَاأَنَاعَلَيْهِ وَأَصْحَابِي (جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر عمل کرے) بیان فرمائی۔

بیس رکعات تراویح اہل سنت والجماعت کی علامت ہے

عمل رسول، اجماع صحابہ اور امیر المؤمنین کے حکم کے بعد تمام تابعین اور تبع تابعین وائمہ اربعہ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد ابن حنبلؒ، وامام سفیان ثوریؒ، وامام داؤد ظاہریؒ، وامام عبداللہ ابن مبارکؒ ودیگر علماء اہل سنت والجماعت نے بیس (۲۰) رکعات تراویح ہی کو سنت قرار دیا۔لہذا بیس (۲۰) رکعات تراویح اہل سنت والجماعت کی علامت بن گئی۔ اسلئے صحابہ سے لے کر اب تک دنیا کے اکثر مسلمان (Majority) بیس رکعات ہی پر عمل پیرا ہیں۔ ذیل میں چند علماء اہل سنت والجماعت کی آراء لکھی جارہی ہیں۔

بیس رکعات تراویح پر علماء امت کا اتفاق

﴿۱﴾ حضرت نعمان بن ثابت امام ابوحنیفہؒ (تابعی، م۱۵۰ھ) فرماتے ہیں۔

وروى أسد بن عمرو عن أبي يوسف قال:سألت أباحنيفة عن التراويح ومافعله عمر رضی اللہ عنہ؟ فقال:التراويح سنة مؤكده.ولم يتخرصه عمر من تلقاء نفسه،ولم يكن فيه مبتدعاً،ولم يأمربه إلا عن أصل لديه، وعهد من رسول الله ﷺ .كذا فی"مراقی الفلاح"نقلاً عن "الاختيار"(ص۲۳۹)

﴿إعلاء السنن،باب التراويح﴾

ترجمہ:۔ حضرت اسد بن عمرؒ امام ابو یوسفؒ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوحنیفہؒ (تابعی) سے تراویح اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عمل کے بارے میں سوال کیا تو امام ابوحنیفہؒ نے جواب دیا کہ تراویح سنت مؤکدہ ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنی طرف سے نہیں گڑھا اور نہ وہ اس سلسلے میں کوئی نیا کام کیا اور بغیر دلیل کے کوئی حکم نہیں دیا اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکعات تراویح کے بارے میں یقینی طور پر معلوم تھا۔

﴿۲﴾ حضرت محمد بن ادریس امام شافعیؒ (تبع تابعی، م۲۰۴ھ) فرماتے ہیں۔

وقال الشافعي:وهكذا أدركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة.

﴿سنن ترمذی،باب ما جاء فی قیام شهر رمضان﴾

ترجمہ:۔ امام شافعیؒ (تبع تابعی) فرماتے ہیں کہ میں اپنے شہر مکہ مکرمہ میں بیس (۲۰) ہی رکعات تراویح پڑھتے دیکھا ہے۔

﴿۳﴾ حضرت امام ابوعیسیٰ ترمذی شافعیؒ (م۲۷۹ھ) لکھتے ہیں۔

وأكثر أهل العلم على ما روى عن عمر وعلى وغيرهما من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة،وهو قول الثورى وابن المبارك والشافعي.

﴿سنن ترمذی ،باب ما جاء فی قیام شهر رمضان﴾

ترجمہ: اکثر علماء کے نزدیک تراویح بیس (۲۰) ہی رکعات ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ،حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایتوں کی بنا پر اور امام سفیان ثوریؒ، امام عبداللہ ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

﴿۴﴾ علامہ علاء الدین کاسانی حنفیؒ (م۵۸۷ھ) لکھتے ہیں۔

وأما قدرها (صلاة التراويح) فعشرين ركعة فى عشر تسليمات فى

خمس ترويحات،كل تسليمتين ترويحة،وهذاقول عامة العلماء.وقال مالك فی قولٍ ستة وثلاثون ركعةً،وفی قول ستة وعشرون ركعة، والصحيح قول العامة لما روی أن عمر رضی اللہ عنہ جمع أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی شهررمضان علی أبی بن كعب فصلی بهم فی كل ليلة عشرين ركعة، ولم ينكر عليه أحد فيكون اجماعاً منهم علی ذلك.

﴿بدائع الصنائع:۱/٦٤٤،طبع دارالكتاب ديوبند﴾

ترجمہ:۔ تراویح کی رکعات بیس (۲۰) ہیں دس سلام اور پانچ ترویحات کے ساتھ، دو سلاموں کا ایک ترویحہ ہوتا ہے۔ یہ جمہور علماء کا قول ہے۔ امام مالکؒ کا ایک قول چھتیس (۳۶) رکعات کا ہے اور دوسرا قول چھبیس رکعات کا ہے لیکن جمہور علماء کا قول ہی صحیح ہے اس لئے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو رمضان المبارک کے مہینہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو تراویح پڑھانے پر مامور کیا تو وہ ہر رات بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھاتے تھے اور کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیس (۲۰) رکعات تراویح پر اجماع ہوا۔

۵﴾ علامہ ابو الولید ابن رشد قرطبی مالکیؒ (م ۵۹۵ھ) لکھتے ہیں۔

واختلفوا فی المختارمن عددالركعات التی يقوم بهاالناس فی رمضان،فاختارمالك فی أحدقوليه،وأبوحنيفةوالشافعی وأحمدوداؤدالقيام بعشرين ركعةسوی الوتر،وذكرابن القاسم عن مالك أنه كان يستحسن ستاوثلاثين ركعةوالوترثلاث.

﴿بداية المجتهد ،باب فی قيام رمضان﴾

ترجمہ: تراویح کی رکعات کے متعلق اقوال ہیں۔ امام مالکؒ کے ایک قول کے مطابق اور امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام داؤد ظاہریؒ کے نزدیک وتر کے علاوہ

بیس (۲۰) رکعات ہیں اور ابن قاسم نے امام مالکؒ سے نقل کیا ہے کہ وہ چھتیس (۳۶) رکعات کو بھی پسند فرماتے تھے۔

امام مالکؒ کے نزدیک بھی بیس (۲۰) رکعات ہی تراویح ہے البتہ اہل مکہ ہر **ترویحة** یعنی چار (۴) رکعات کے بعد طواف کیا کرتے تھے، اہل مدینہ چونکہ طواف نہیں کر سکتے تھے اس لئے اہل مدینہ ہر طواف کے بدلہ میں چار (۴) رکعات نفل پڑھا کرتے تھے۔

۲۰ رکعات (تراویح) + ۱۶ رکعات (نفل) = ۳۶ رکعات + ۳ رکعات (وتر) = ۳۹ رکعات

۶﴾ علامہ موفق الدین ابن قدامہ حنبلیؒ (م ۶۲۰ ھ) لکھتے ہیں۔

وقیام شهر رمضان عشرون رکعة، یعنی صلاة التراویح، وهی سنة مؤکدة، وأول من سنّها رسول الله ﷺ. ﴿المغنی، باب صلاة التراویح﴾

ترجمہ: تراویح کی بیس (۲۰) رکعات سنت موکدہ ہے، سب سے پہلے اس سنت کو رسول اللہ ﷺ نے ادا فرمایا۔

۷﴾ امام ابوالقاسم عبدالکریم رافعی شافعیؒ (م ۶۲۳ ھ) لکھتے ہیں۔

صلاة التراویح عشرون رکعة بعشر تسلیمات وبه قال أبوحنیفة وأحمد لما روی أنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّی بِالنَّاسِ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً لَیْلَتَیْن، فَلَمَّا کَانَ فِی اللَّیْلَةِ الثَّالِثَةِ اجْتَمَعَ النَّاسُ، فَلَمْ یَخْرُجْ إِلَیْهِمْ، ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ خَشِیْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ فَلَا تُطِیْقُوْنَهَا. ﴿فتح العزیز، باب صلاة التراویح﴾

ترجمہ: نماز تراویح بیس (۲۰) رکعات دس سلاموں کے ساتھ پڑھنا سنت ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد ابن حنبلؒ کا قول ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ دو راتیں بیس (۲۰) رکعات پڑھائی اور جب تیسری رات لوگ مسجد میں جمع ہو گئے تو آپ ﷺ تشریف نہیں لائے پھر صبح میں ارشاد فرمایا: مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم

پر فرض کردی جائے اور تم کر نہ سکو۔

۸ ﴾ امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعیؒ (م ۶۷۶ ھ) لکھتے ہیں۔

مذهبنا أنها عشرون ركعة بعشر تسليمات غير الوتر وذلك خمس ترويحات والترويحة اربع ركعات تسليمتين هذا مذهبنا وبه قال أبو حنيفة وأصحابه وأحمد وداؤد وغيرهم ونقله القاضي عياض عن جمهور العلماء.

﴿المجموع ٤/ ٣٢﴾

ترجمہ: تراویح کی رکعات کے متعلق ہمارا (شوافع کا) مسلک وتر کے علاوہ بیس (۲۰) رکعات کا ہے دس سلاموں کے ساتھ، اور بیس (۲۰) رکعات پانچ ترویحات ہیں اور ایک ترویحة چار (۴) رکعات کا دو سلاموں کے ساتھ، اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور انکے اصحاب اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام داؤد ظاہریؒ کا مسلک ہے اور قاضی عیاضؒ نے بیس (۲۰) رکعات تراویح کو جمہور علماء سے نقل کیا ہے۔

۹ ﴾ علامہ احمد تقی الدین ابن تیمیہ حنبلیؒ (م ۷۲۸ ھ) لکھتے ہیں۔

تنازع العلماء فى مقدار القيام فى رمضان، فإنه قد ثبت ان أبى بن كعب كان يقوم بالناس عشرين ركعة فى قيام رمضان، يوتر بثلاث. فرأى كثير من العلماء أن ذلك هو السنة، لأنه اقامه بين المهاجرين والأنصار، ولم ينكره منكر. واستحب آخرون: تسعة وثلاثين ركعة، بناء على أنه عمل أهل المدينة القديم. وقال طائفة: قد ثبت فى الصحيح عن عائشة أن النبى ﷺ لم يكن يزيد فى رمضان ولا غيره على ثلاث عشرة ركعة، واضطرب قوم فى هذا الاصل، لما ظنوه من معارضة الحديث الصحيح لما ثبت من سنة الخلفاء الراشدين، وعمل المسلمين. والصواب أن ذلك

جميعه حسن. ﴿مجموع فتاوی ابن تيمية: ۱۱۲/۲۳﴾

ترجمہ: تراویح کی رکعات کے سلسلے میں علماء کے چند اقوال ہیں۔

۱﴾ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا رمضان المبارک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پڑھانا ثابت ہے اس لئے کہ اکثر علماء کے نزدیک یہی سنت ہے اسلئے کہ حضرت ابن بن کعب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار کی موجودگی میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی اور کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

۲﴾ اور بعض علماء نے انتالیس (۳۹) رکعات کو مستحب کہا ہے اہل مدینہ کے عمل کی بنا پر۔

۳﴾ اور ایک طبقہ کہتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں رمضان وغیر رمضان میں تیرہ (۱۳) رکعات سے زیادہ ثابت نہیں ہے مگر اکثر علماء نے حدیث عائشہ کو دوسری حدیث صحیح کے خلاف ہونے کی بنا پر قابل حجت نہیں سمجھا ہے جس میں خلفاء راشدین اور تمام مسلمانوں کا عمل (بیس رکعات تراویح) منقول ہیں۔ میرے نزدیک سب قول صحیح ہیں۔

۱۰﴾ **علامہ عبید اللہ بن مسعود حنفیؒ (م ۷۴۷ھ) لکھتے ہیں۔**

سنَّ التراويح عشرون ركعة بعد العشاء قبل الوتروبعده، خمس ترويحاتٍ، لكلِ ترويحةٍ تسليمتانِ وجلسة بعدهماقدرترويحةٍ، والسُّنة فِيهَا الختم مرَّةً ولايترك لكسل القوم.

﴿شرح وقاية، فصل سنة التراويح عشرون ركعة﴾

ترجمہ: بیس (۲۰) رکعات تراویح عشاء کے بعد، وتر سے پہلے یا بعد پانچ (۵) **ترويحات** کے ساتھ مسنون ہے۔ ہر **ترويحة** دو سلام کا ہوگا اور ہر چار (۴) رکعات کے بعد بقدر چار رکعات بیٹھنا سنت ہے اور تراویح میں کم از کم ایک قرآن ختم کرنا سنت ہے اور سستی کی وجہ سے ختم قرآن کو ترک نہ کریں۔

﴾۱۱﴿ علامہ ابوالفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی شافعیؒ (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں۔

(حدیث) إنه ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً لَيْلَتَيْنِ، فَلَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ إجْتَمَعَ النَّاسُ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ خَشِيْتُ أن يفرض عَلَيْكُمْ فَلَا تُطِيْقُوهَا: متفق على صحته من حديث عا ئشة دون عدد الركعات وفى رواية لهما : خَشِيْتُ أن تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْل فَتَعْجِزُوا عَنْهَا زاد البخاری فی روایة: فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالأَمْرُ عَلَى ذٰلِك: وأما العدد فروى ابن حبان فی صحيحه من حديث جابر أنه صَلَّى بِهِمْ ثَمَانَ رَكَعَات ثُمَّ أوتَرَ. فهذا مباين لما ذكر المصنف (الإمام الرافعى) نعم: ذكر العشرين ورد فى حديث آخر رواه البيهقی من حديث ابن عباس أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ: زاد سليم الرازی فی كتاب الترغيب له وَيُوتِر بِثَلَاث قال البيهقی تفرد به أبو شيبة إبراهيم بن عثمان وهو ضعيف وفى الموطأ وابن أبی شيبة والبيهقی عن عُمَرَ أَنَّهُ جَمَعَ النَّاس عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْب فَكَانَ يُصَلِّي بِهِم فِي شَهْرِ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، الحديث. ﴿تلخيص الحبير، المجموع ۴/۲۶۴﴾

ترجمہ: ﴿حدیث﴾ کہ رسول اللہ ﷺ دوراتیں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی اور جب تیسری رات لوگ (صحابہ کرام) جمع ہوئے تو آپ ﷺ تشریف نہیں لائے، پھر صبح میں ارشاد فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض کر دی جائے اور تم کر نہ سکو۔ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بغیر ذکر رکعات کے صحیح سند سے مروی ہے اور ایک دوسری روایت میں خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْل فَتَعْجِزُوا عَنْهَا کے الفاظ ہیں اور بخاری کی روایت میں فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالأَمْرُ عَلَى ذٰلِك کے

الفاظ ہیں، اور رکعات کے متعلق جو حدیث ابن حبانؒ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ آٹھ رکعات اور وتر پڑھائی۔ یہ حدیث مذکورہ حدیث کے معارض ہے مگر بیس (۲۰) رکعات کا ذکر دوسری حدیث میں بھی آیا ہے جس کو امام بیہقیؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے مہینہ میں انفرادی بھی بیس (۲۰) رکعات اور وتر پڑھتے تھے۔ اور شیخ سلیم رازیؒ اپنی کتاب ترغیب میں تین (۳) رکعات وتر نقل کیا ہے۔ امام بیہقیؒ نے اس حدیث کے راوی ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان کو متفرد اور ضعیف کہا ہے لیکن بیس (۲۰) رکعات کی تائید میں مؤطا، وابن ابی شیبہ اور بیہقی میں روایات موجود ہیں جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تراویح پڑھانے کے لئے جب مامور کیا تو وہ بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھایا کرتے تھے۔

رکعات تراویح کے متعلق علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا موقف سلف وخلف کے خلاف ہے

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنے فتوی بنام **المصابیح فی صلاۃ التراویح** میں بیس (۲۰) رکعات تراویح کا انکار کرتے ہوئے ایک طرفہ بحث کرنے کی کوشش کی ہے اور علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کی تخریج کردہ حدیث پر جرح بھی فرمایا ہے نیز **ولا أدری من أین أحدث هذا الرکوع الکثیر** (مجھے معلوم نہیں کہ اتنے سارے رکوع کہاں سے پیدا ہوئے) نقل کیا ہے۔ یہ انداز تمسخر اکابر فقہا ومحدثین سے بعید لگتا ہے۔ اگر واقعی یہ عبارت علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی ہے تو تعجب ہے کہ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ جیسا محدث (جن کو علامہ سیوطیؒ نے شیخ الاسلام لکھا ہے) اس حدیث کو تسلیم کیا ہو اور خود علامہ سیوطیؒ نے اسی فتوی میں

بیہقی کی بیس (۲۰) رکعات والی حدیث **كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔ الحديث** کو صحیح کہہ رہے ہیں اور بیس (۲۰) رکعات پر تمام صحابہ کا عمل تواتر سے ثابت ہو اور جمہور علماء امت اور انکے پہلے کے علماء شوافع مثلاً **امام ترمذی**ؒ، **امام غزالی**ؒ، **امام رافعی**ؒ **امام ابو اسحاق شیرازی**ؒ ، **امام نووی**ؒ ، **علامہ ابن حجر عسقلانی**ؒ وغیرہ بیس (۲۰) رکعات تراویح پر متفق ہوں تو پھر علامہ سیوطیؒ کا اس طرح لکھنا نا قابل فہم اور انکی جلالت شان کے خلاف ہے۔ اور انکے بعد کے علماء شوافع مثلاً **علامہ زین الدین ملیباری**ؒ ، **علامہ ابن حجر ہیتمی مکی**ؒ، **علامہ سید أبوبکر بن سیدمحمد شطا دمیاطی مصری**ؒ، **علامہ سیدعلوی بن سید أحمدسقاف**ؒ، **علامہ عبدالحمیدخطیب**ؒ وغیرہ نے بھی ان کی رائے کو قبول نہیں کیا۔ معلوم نہیں کہ اس طرح کا ذہول **علامہ سیوطی**ؒ سے کس طرح ہوا۔

۱۲﴾ استاذ الاساتذہ مجاہد آزادی شیخ محمود حسن قاسمی دیوبندیؒ (م ۱۳۳۹ھ) فرزند اول وسابق شیخ الحدیث دار العلوم دیو بند فرماتے ہیں۔

لما إجتمع كبار الصحابة والخلفاء الراشدون على عشرين ركعة فاى دليل اقوى على ذلك لانهم عالمين باقواله عليه السلام وافعاله، فلما تركوا جميع ماسوى عشرين ركعة فعلم أنه ظهر دليل اقوى على ثبوت عشرين ركعة، وأما قول من ذهب من أهل الحديث إلى ثمانى ركعات فلا اصل له فى الحديث، بل نشاء من قلة الفهم، وعدم التدبر فى الفرق بين الصلاة تراويح والتهجد وبينهما بون بعيد فان عائشة رضى الله عنها تقول ماقام عليه السلام للتهجد ليلة كلها، وفى باب التراويح قام

إلى أن خيف الفلاح. ﴿تقریر ترمذی، باب ما جاء فی قیام شهر رمضان﴾

ترجمہ: جب کبار صحابہ اور خلفاء راشدین بیس (۲۰) رکعات تراویح پر متفق ہو گئے اس سے بڑھ کر کونسی قوی ترین دلیل ہوسکتی ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال کو سب سے زیادہ جاننے والے وہی حضرات تھے۔ جب انہوں نے بیس (۲۰) رکعات کے علاوہ کے قول وعمل کو ترک کیا تو معلوم ہوا کہ بیس (۲۰) رکعات کے سلسلے میں ان کے پاس قوی ترین ثبوت موجود تھا اور اہل حدیث حضرات جو آٹھ (۸) رکعات تراویح کہتے ہیں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، یہ انکی غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ تہجد اور تراویح میں فرق نہیں کرتے حالانکہ تہجد اور تراویح میں بہت بڑا فرق ہے اس لئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تہجد پوری رات پڑھنے کی نفی کرتی ہیں جب کہ تراویح سحری تک پڑھی گئی ہے۔

۱۳﴾ محدث وقت حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ (م ۱۴۰۲ھ) سابق شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور لکھتے ہیں۔

بہت سے علماء نے لکھا ہے کہ تراویح کے مسنون ہونے پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے اور اہل قبلہ میں سے روافض کے سوا کوئی فرقہ بھی اس کا انکار نہیں کرتا۔ ائمہ اربعہ یعنی امام اعظمؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ سب حضرات کے فقہ کی کتابوں میں اس کی تصریح ہے کہ تراویح کی بیس (۲۰) رکعات سنت مؤکدہ ہیں۔ البتہ امام مالکؒ کے نزدیک مشہور قول کے موافق چھتیس (۳۶) رکعتیں ہیں۔ فقہ کی حنبلی کی مشہور کتاب ''مغنی'' میں لکھا ہے کہ امام احمدؒ کے نزدیک راجح قول بیس (۲۰) رکعات کا ہے اور یہی مذہب ہے سفیان ثوریؒ اور امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ کا، البتہ امام مالکؒ کے نزدیک چھتیس (۳۶) رکعات ہیں۔ امام مالکؒ سے نقل کیا گیا کہ میرے پاس بادشاہ کا قاصد آیا کہ تراویح کی رکعات میں تخفیف کی اجازت دے دی جائے، میں نے انکار کردیا۔ امام مالکؒ کے شاگرد کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں انتالیس (۳۹) رکعات پڑھی جاتی تھیں یعنی چھتیس (۳۶) تراویح اور تین (۳) وتر، اوجز (المسالک) میں یہ بحث مفصل ہے، میرے اساتذہ کا ارشاد ہے کہ مدینہ میں چھتیس

(۳۶) رکعات جو پڑھی جاتی تھیں ان میں بیس (۲۰) تراویح ہوتی تھیں لیکن ہر **ترویحة** میں اتنی دیر ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار (۴) رکعات پڑھے اس لئے وہ حضرات ہر **ترویحة** میں چار ر(۴) کعات نفل پڑھ لیتے تھے اس لئے یہ سولہ (۱۶) رکعات چار (۴) درمیانی ترویحوں کی بڑھ گئیں۔ بہر حال یہ مالکیہ کا مذہب ہے بقیہ تینوں اماموں کے نزدیک راجح قول بیس (۲۰) رکعات ہی کا ہے۔ ﴿خصائل نبوی، ص ۲۲۶﴾

﴿۱۴﴾ **حضرت مولانا محمد امجد علی رضوی اعظمیؒ** سابق صدر مدرس دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف لکھتے ہیں۔

تراویح مرد و عورت سب کے لئے بالا جماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں (درمختار وغیرہ) اس پر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے مداومت فرمائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری سنت خلفاء راشدین کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور خود حضور نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں جو رمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لئے اس کے اگلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے یعنی صغائر۔ پھر اس اندیشہ سے کہ امت پر فرض نہ ہو جائے ترک فرمائی پھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا، کوئی تنہا پڑھ رہا ہے، کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں، فرمایا میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں تو بہتر ہو، سب کو ایک امام ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکٹھا کر دیا پھر دوسرے دن تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں فرمایا **نعمت البدعة هذه** یہ اچھی بدعت ہے، رواہ اصحاب السنن۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس (۲۰) رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت، بیہقیؒ نے بسند صحیح سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ لوگ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس (۲۰) رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور عثمان و علی رضی اللہ تعالی عنہما کے عہد میں بھی یوہیں تھا اور مؤطا میں یزید بن رومان سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان میں

تئیس (۲۳) رکعتیں پڑھتے ۔بیہقیؒ نے کہا اس میں تین (۳) رکعتیں وتر کی ہیں اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ رمضان میں لوگوں کو بیس (۲۰) رکعتیں پڑھائے نیز اس کے بیس (۲۰) رکعات ہونے میں یہ حکمت ہے کہ فرائض وواجبات کی اس سے تکمیل ہوتی ہے اور کل فرائض وواجب کی ہر روز بیس (۲۰) رکعتیں ہیں لہذا مناسب کہ یہ بھی بیس (۲۰) ہوں کہ مکمل ومکمل برابر ہوں ۔﴿بہار شریعت، فصل تراویح کا بیان﴾

بیس رکعات پر صحابہ وعلماء کے اتفاق کے بعد آٹھ رکعات تراویح پر اصرار کرنا صحیح نہیں ہے

مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا طبقہ آٹھ (۸) رکعات تراویح پر اصرار کرتے ہوئے بیس (۲۰) رکعات تراویح کا انکار کرتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گیارہ رکعات والی حدیث اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی آٹھ رکعات والی حدیث ہی کو دلیل مانتا ہے جو کسی طرح صحیح نہیں ہے اس لئے کہ

۱﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث میں رمضان وغیر رمضان کا ذکر ہے رمضان وغیر رمضان میں تہجد اور وتر پڑھی جاتی ہے، نہ کے تراویح لہذا اس حدیث سے تراویح مراد لینا صحیح نہیں ہے اور تہجد ووتر کی رکعتوں کے بارے میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات مختلف ہیں جس میں تیرہ، نو اور سات رکعتوں کا ذکر ہے ۔روایات میں تہجد کی رکعات ۲،۴،۶،۸،۱۰،۱۲ منقول ہیں اور وتر کی رکعات ۱،۳،۵،۷،۹،۱۱ منقول ہیں ۔تہجد اور وتر کو ملا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس ترتیب سے پڑھا کرتے تھے۔

۱۲ تہجد +۱ وتر =۱۳ /۱۰ تہجد +۳ وتر =۱۳ /۸ تہجد +۵ وتر =۱۳ /۱۰ تہجد +۱، وتر =۱۱ / ۸ تہجد +۳ وتر =۱۱ /۶ تہجد +۳ وتر =۹ /۴ تہجد +۳ وتر =۷ ۔ان تمام روایات کے باوجود صرف گیارہ رکعات پر اصرار کرنا صحیح نہیں ہے ۔تہجد اور وتر کی زیادہ تعداد کو ملا کر پڑھنے کی

صورت میں بھی ۲۱یا۲۳ رکعات ہوتی ہیں۔

﴿۲﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا آٹھ رکعات پڑھانے کا ذکر ہے لیکن اس حدیث کے آخیر میں **کَرِهْتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ** (مجھے ناپسند ہوا کہ وتر فرض کر دی جائے) کے الفاظ قابل غور و قابل توجیہ ہیں اور جب کہ اس کے برعکس بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھانا بھی ثابت ہے اور صحابہ و تابعین کا عمل بھی بیس (۲۰) رکعات تراویح کا ہے۔ لہذا تمام صحابہ، تابعین اور اکثر علماء امت کے بیس (۲۰) رکعات تراویح پر اتفاق کے بعد آٹھ (۸) رکعات تراویح پر اصرار کرنا اور حدیث صحیح وحدیث ضعیف کی بحث کرتے ہوئے بیس رکعات کا انکار کرنا حق اور اجماع سے انحراف کا باعث ہوگا۔

﴿حدیث﴾ **عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِى ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً، الحديث.**

﴿صحيح مسلم ۲/۱۲۷﴾

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو امیر کی بات نہ مانے اور مسلمانوں کی جماعت (اجتماعی نظام اور اجتماعی فیصلوں) سے الگ ہو جائے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

﴿حدیث﴾ **عَنِ الْحَارِثِ الأَشْعَرِىِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اٰمُرُكُم بِخَمْس كَلِمَاتٍ أَمَرَنِى اللّٰهُ بِهِنَّ۔ الْجَمَاعَة، وَالسَّمع، وَالطَّاعَة، وَالْهِجْرَة، وَالْجِهَاد فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الاسْلَامِ مِنْ رَّأسِهِ إِلَّا أَنْ يَّرْجِعَ.** ﴿مستدرک حاکم ۱/۱۱۷، وقال حاکم حديث فيما يدل على أن اجماع العلماء حجة، رواه أحمد والترمذی، مشکوٰۃ المصابيح، کتاب الإمارة والقضاء﴾

ترجمہ: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں

ایسی پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جس کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔(۱) **الجماعة** (مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا)(۲)**والسمع** (امیر کی بات سننا)(۳)**والطاعة** (اجتماعی فیصلوں پر عمل کرنا)(۴)**والهجرة** (دین پر عمل مشکل ہونے کی صورت میں اپنے گاؤں کو چھوڑنا)(۵)**والجهاد فی سبیل الله** (دین، جان، مال، عزت کی دفاع کیلئے مقابلہ کرنا) جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی نکل جائے، گویا وہ اسلام کے بندھن کو اپنے گلے سے اتار دیا جب تک کہ وہ دوبارہ جماعت میں شامل نہ ہو۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اجماع کے حجت ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقاً وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ

اے اللہ حق کو واضح فرما اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرما اور باطل کو بھی واضح فرما اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔

تراویح سنت کے مطابق پڑھیے

سطور بالا میں فضیلت تراویح و رکعات تراویح کا ذکر کیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ بیس (۲۰) رکعات تراویح پر صحابہ، تابعین اور علماء امت کا اتفاق ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ حق کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ رمضان المبارک کا مہینہ روزہ، تراویح، تلاوت، ذکر، صدقات اور کثرت عبادت کا مہینہ ہے اور روزہ و تراویح رمضان المبارک کے خاص دو تحفے ہیں، اسلئے روزہ اور تراویح کو صحیح و مکمل سنت کے مطابق ادا کرنا ضروری ہے۔ بہت سے تراویح پڑھنے والے جلدی جلدی تراویح پڑھ کر گھر جانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں اور اکثر حفاظ لوگوں کی رعایت میں فرائض، سنن و آداب مثلاً دعاء افتتاح وغیرہ اور قرآن کی عظمت کا خیال نہ کرتے ہوئے تراویح پڑھتے ہیں جن کے بارے میں بڑی وعیدیں آئی ہیں۔

خلاف سنت نماز پڑھنے والوں کے لئے قرآنی تنبیہ

اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

١ ﴿ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ ﴿سورۃ روم۔٣١﴾

ترجمہ: اور نماز پابندی سے پڑھو اور مشرکین کی طرح مت بنو۔

٢ ﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ ﴿سورۃ حج۔٧٧﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! رکوع کیا کرو اور سجدہ کیا کرو اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور نیکی کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

٣ ﴿ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ۔ ﴿سورۃ بقرۃ۔٢٣٨﴾

ترجمہ: اور اللہ کے سامنے عاجز بن کر (نماز میں) کھڑے رہو۔

٤ ﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ہ اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ۔ ﴿سورۃ مومنون﴾

ترجمہ: کامیاب اور بامراد ہیں وہ ایمان والے جو اپنی نمازیں خشوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

٥ ﴿ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ہ اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ہ اَلَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ۔
﴿سورۃ ماعون۔٤،٥،٦﴾

ترجمہ: دردناک عذاب ہے ان لوگوں کے لئے جو نماز سے غفلت کرتے ہیں اور (جو پڑھتے بھی ہیں) وہ دکھانے کے لئے پڑھتے ہیں۔

٦ ﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ ج وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا۔ ﴿سورۃ نساء۔١٤٢﴾

ترجمہ: بیشک منافقین اللہ کو دھوکہ میں رکھ رہے ہیں، اللہ بھی انکو دھوکہ میں رکھے گا اور وہ (منافقین) جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بددلی سے کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کو

دکھانے کے لئے نماز پڑھتے ہیں اور قرآن و آذکار مکمل پڑھتے بھی نہیں ہیں۔

جلدی جلدی نماز پڑھنے والا، گویا نماز پڑھا ہی نہیں

﴿حدیث﴾ عَنْ أبی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أنَّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ الْمَسجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّیٰ، (ثُمَّ جاءَ) فسَلَّمَ عَلَیٰ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَرَدَّ (النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم) وَقَالَ: ارْجِع فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ یُصَلِّی كَمَاصَلَّی، ثُمَّ جاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ (ثَلَاثاً). فَقَالَ: وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَاأُحْسِنُ غَیْرَہ، فَعَلِّمْنِیْ. فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَی الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْمَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّی تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّی تَعْدِلَ قَائِماً، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّی تَطْمَئِنَّ جَالِساً، (ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً) وَ افْعَلْ ذٰلِكَ فِی صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

﴿صحیح بخاری، حدیث ۷۹۳،۷۵۷، وصحیح مسلم ۱/۱۷۰، طبع مکتبة المختار دیوبند﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے، ایک شخص آیا اور نماز پڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دے کر فرمایا جاؤ دوبارہ نماز پڑھو اس لئے کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی، پھر اس نے جا کر نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دے کر فرمایا جاؤ دوبارہ نماز پڑھو اس لئے کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی، پھر اس نے جا کر نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دے کر فرمایا جاؤ دوبارہ نماز پڑھو اس لئے کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، اس سے اچھی نماز مجھے نہیں معلوم، آپ مجھے سکھا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو **اللہ اکبر** کہو پھر جو تم کو قرآن یاد

ہو پڑھو، پھر اطمینان سے رکوع کرو، پھر رکوع سے اٹھ کر اطمینان سے کھڑے رہو، پھر اطمینان سے سجدہ کرو، پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھو، پھر اطمینان سے سجدہ کرو، اسی طرح سب نمازیں پڑھا کرو۔

بدترین چور، جو نماز میں چوری کرے

﴿حدیث﴾ عَنْ عَبدِاللّٰہِ بْنِ أَبِی قَتَادَۃَ عَنْ أَبِیهِ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ أَسْوَءُ النَّاسِ سَرْقَۃً الَّذِی یَسْرِق صَلَاتَهُ قَالُوایَارَسُولَ اللّٰہِ،کَیفَ یَسْرِق صَلَاتَهُ؟ قَالَ:لَایُتِمُّ رُکُوعَهَا وَلَاسُجُودَهَا. ﴿صحیح ابن خزیمة، حدیث٦٦٣، ومستدرك حاكم وقال حاكم صحيح على شرط الشيخين وأقره الذهبي،١/٢٢٩،طبع دارا لمعرفة بيروت﴾

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسواللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: بدترین چوروہ ہے جونماز میں چوری کرے۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ نماز میں کس طرح چوری کرے گا؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: جورکوع اورسجدہ کوصحیح طریقہ سے ادانہ کرے۔

تراویح سنن وآداب کے ساتھ پڑھے، امام نوویؒ کی تاکید

إعلم أن صلاة التراويح سنة باتفاق العلماء، وهى عشرون ركعة يسلم من كل ركعتين ،وصفة نفس الصلاة كصفة باقى الصلوات على ما تقدم بيا نه ،ويجئ فيها جميع الأذكار المتقدمة كدعاء الافتتاح ،واستكمال الأذكار الباقية ، واستيفاء التشهد ، والدعاء بعده ، وغير ذلك مما تقدم ، وهذا وإن كان ظاهراً معروفاً فإنما نبهت عليه لتساهل أكثر الناس فيه، وحذفهم أكثر الأذكار،والصواب ما سبق. ﴿الأذكار،باب أذكار صلاة التراويح﴾

ترجمہ: جان لوتراویح کی نماز کے سنت ہونے پر علماء کا اتفاق ہے اور وہ بیس(٢٠)

رکعات ہیں۔ ہر دو (۲) رکعات کے بعد سلام پھیرا جائے گا، تراویح کی نماز فرض اور سنت نمازوں کی طرح ہی پڑھی جائے گی یعنی فرض اور سنت نمازوں کی طرح تمام اذکار پڑھے جائیں گے، مثلاً دعاء افتتاح (وَجَّهْتُ) اور تمام اذکار کا مکمل پڑھنا اور تشہد (التَّحِيَات) اور اس کے بعد دعا کا مکمل پڑھنا، یہ تمام چیزیں اگرچہ سب کو معلوم ہیں مگر اکثر لوگ تراویح میں اس کو نہیں پڑھتے اس لئے میں نے تاکیداً لکھا ہے۔

نماز تراویح میں حفاظ کرام کی عجلت

از:۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

بعض لوگ تراویح سے جلد فارغ ہونے کے لئے اس قدر عجلت کرتے ہیں کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بھی نہیں پڑھتے اور التَّحِيَات کے بعد درود شریف تو کوئی اللہ کا بندہ پڑھتا ہوگا اور التَّحِيَات بھی بہت تیز پڑھتے ہیں۔ ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مقصود صرف قرآن خوانی کو سمجھتے ہیں اور نماز کو مقصود نہیں جانتے ورنہ اس کے اجزاء میں یہ کتر بیونت نہ کرتے اور قرآن کریم بھی اس تیزی سے پڑھتے ہیں کہ بجز غَفُور اور شَكُور کے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا پڑھا، غرض یہ خواہش ہوتی ہے کہ جلدی سے خلاصی ہو جائے۔

ایک سررشتہ دار اور ایک ان کے نائب دونوں ایک ہی کچہری میں تھے۔ انگریز انکو نماز کے وقت اجازت دے دیتا تھا نماز پڑھ آؤ۔ سررشتہ دار صاحب تو نمازی تھے، وہ تو نماز خشوع وخضوع کے ساتھ اطمینان سے پڑھ کر آتے تھے اور نائب صاحب بے نمازی تھے، وہ تھوڑی سی دیر میں واپس آجاتے تھے۔ صاحب نے ایک روز پوچھا کہ تم بہت جلد واپس آجاتا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ تم نماز نہیں پڑھتا۔ کہا کے حضور! سررشتہ دار صاحب نئے نمازی ہیں، نماز ان کو آتی نہیں۔ وہ سوچ سوچ کر پڑھتے ہیں اور مجھکو نماز کی خوب مشق ہے، پرانا نمازی ہوں۔ اس لئے جلدی پڑھ کر واپس آجاتا ہوں۔ مولانا محمد یعقوب صاحب (نانوتویؒ)

فرمایا کرتے تھے کہ ہماری نماز کی مثال ایسی ہے جیسی کہ گھڑی کہ اس کو کوکنے (چابی دینے) کی ضرورت تو ہوتی ہیں مگر جب ایک مرتبہ کوک (چابی) دی تو پورے چوبیس گھنٹے کے بعد وہ بند ہوگی۔اسی طرح ہماری نماز ہے کہ شروع کردی تو مشین کی طرح تمام ارکان ادا ہو رہے ہیں۔ **السلام علیکم** ہی پر جا کر ختم ہوتی ہے۔خصوصاً تراویح کا تو بہت ہی ناس کرتے ہیں حالانکہ نماز کی ہیت اور اس کے تمام احکام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور قلب کی بہت ہی رعایت رکھی گئی ہے چنانچہ ہر چار (۴) رکعات پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنے کا قاعدہ ہے۔وہ اسی لئے ہے کہ جو تکان ہوگئی ہے اس سے سکون ہو جائے اور نشاط عود کر آئے تا کہ ائندہ چار (۴) رکعات اطمینان سے ادا ہوں۔اب بعض حفاظ تو بالکل بیٹھتے ہی نہیں اور جو بیٹھتے ہیں وہ پالا سا چھوڑ دیتے ہیں (یعنی برائے نام بیٹھتے ہیں) آج کل لوگ دو طرح سے ظلم کرتے ہیں۔بعض تو یہ کرتے ہیں کہ تین تین چار چار پارے پڑھتے ہیں اور بعضے تو پڑھتے ہیں سوا ہی۔مگر بہت آہستہ رفتار سے پڑھتے ہیں۔رمضان میں ان حفاظ کی عملداری (حکومت) ہوتی ہیں جس طرح چاہتے ہیں مقتدیوں کو دق (ستایا) کرتے ہیں۔توسط (اعتدال) کی رعایت ہر حال میں ہونی چاہیے۔ نہ اتنی طویل ہو کہ گرانی ہونے لگے نہ اس قدر تعجیل ہو کہ قرآن اور نماز کے حقوق بھی فوت ہو جائیں۔

دو ترویحوں کے درمیان بیٹھنا سنت ہے

ہر چار رکعات کو ایک ترویحہ کہتے ہیں۔تراویح میں ہر چار رکعات کے بعد بقدر چار رکعات بیٹھنا سنت مؤکدہ ہے۔حضرت زید بن وہبؒ (تابعی) سے روایت ہے کہ

﴿حدیث﴾ عن زَيْدِ بْنِ وَهب قَالَ: كَانَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يُرَوِّحُهُمْ فِي رَمَضَانَ يَعْنِي بَيْنَ التَّرْوِيحَتَيْنِ،الحديث.

﴿سنن بيهقي ،باب ماروى فى عددركعات القيام فى شهررمضان،فضائل رمضان لابن أبى الدنيا،حديث ٥٥، إسناده حسن﴾

ترجمہ: حضرت زید بن وہبؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تراویح کی ہر چار رکعات کے بعد بیٹھنے کا موقع دیتے تھے۔

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں۔

أول ما اجتمعوا عليها كانوا يستريحون بين كل تسليمتين، وقد عقد محمد بن نصر في قيام الليل بابين لمن استحب التطوع لنفسه بين كل ترويحتين ولمن كره ذلك، وحكى فيه عن يحيىٰ بن بكير عن الليث أنهم كانوا يستريحون قد رما يصلي الرجل كذا وكذا ركعة.

﴿فتح الباری، کتاب صلاۃ التراویح﴾

ترجمہ: سب سے پہلے تراویح پڑھنے والے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر چار (۴) رکعات کے بعد استراحت کرتے تھے۔ محمد بن نصرؒ ''**قیام اللیل**'' میں دو باب قائم کیا ہے۔ (۱) چار رکعات کے بعد نفل کو مستحب کہنے والوں کے بارے میں، (۲) اور جو نفل کو مکروہ کہتے ہیں اور یحییٰ بن بکیرؒ کی روایت کو حضرت لیثؒ سے نقل کیا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر چار رکعات کے بعد بقدر چار (۴) رکعات بیٹھتے تھے۔

ترویحہ میں کیا کرے؟

﴿۱﴾ علماء وفقہاء نے لکھا ہے کہ دو ترویحوں کے درمیان یہ دعا تین مرتبہ پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحَانَ ذِی الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَایَمُوْتُ، سُبُّوحٌ قُدُّسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَنَسْئَلُكَ

الْجَنَّة وَنَعوذُبِكَ مِنَ النَّار. ﴿تقریر ترمذی، ص۲۴، از: شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، وفضائل ومسائل رمضان المبارک، ص۲۴، ازمولانا سید اصغر حسین صاحبؒ (سابق استاذ حدیث دار العلوم دیوبند،) واسوۂ رسول اکرم ﷺ، ص ۳۵۳، از: ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحبؒ (خلیفہ مولانا اشرف علی تھانویؒ)، وآداب زندگی، ص۳۳۰، از: مولانا محمد یوسف صاحب اصلاحی﴾

۲﴾ سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر اور درود شریف پڑھے۔

أن الإمام كما صلى ترويحة، قعدبين الترويحتين قدرترويحة، يسبح، ويهلل، ويكبر ويصلي على النبي ﷺ. ﴿بدائع الصنائع ۱/۶٤۸، از: علامہ کاسانیؒ﴾

ترجمہ: امام جب ایک ترویحہ (یعنی چار رکعات) پڑھے تو دو ترویحوں (یعنی ہر چار رکعات) کے درمیان بقدر چار (۴) رکعات بیٹھے، اس دوران **سُبْحَانَ اللّٰه، لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه، اَللّٰه اَكْبَرُ** اور درود شریف پڑھے۔

﴿حدیث﴾ **عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ** رضی اللہ عنہما، **قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى، تَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشَّعُ، وَتَضَرَّعُ، وَتَمَسْكَنُ، وَتَذَرَّعُ، وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ" يَقُولُ: تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُونِهِمَا وَجْهَكَ، وَتَقُولُ: يَارَبِّ يَارَبِّ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَكَذَاوَكَذَا" (خِدَاجٌ).**

﴿سنن ترمذی، حدیث ۳۸۵، ومسند أحمد، قال الإمام أبی حاتم الرازی: إسناده حسن، علل الحديث لابن أبی حاتم ۲/۲۷۱﴾

قَالَ أَبُوعِيسَى:..قَالَ مُحَمَّدٌ: وَحَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ، يَعْنِي أَصَحَّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ.

﴿"سنن ترمذی"، "تحفة الأحوذی" ۲/۲۰۰﴾

وحديث الباب لم يروه الإمام أحمد من طريق شعبة بل من طريق ليث بن سعد

فهو صالح ، والله أعلم. ﴿"الفتح الربانی" ۳/۱۶۰﴾

والحدیث رجاله کلهم ثقات..........................فالحدیث صحیح علی قاعدة ابن حبان، فإنه ذکر عبدالله بن نافع هذا فی الثقات علی قاعدته ، کما فی التهذیب. ﴿"إعلاء السنن" للشیخ ظفر أحمد العثمانی ، ۳/۱۶۵﴾

ترجمہ: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز دو دو رکعات پڑھی جائے ، ہر دو رکعات کے بعد تشہد میں بیٹھے (سلام پھیرے)، اور اس میں **تخشع** ہو (اللہ کے خوف کے ساتھ دل و دماغ اللہ کی طرف متوجہ ہو)، اور **تضرع** ہو (اعضاء بدن سے عاجزی وانکساری ظاہر ہو)، اور **تمسکن** ہو (سکون اور اطمینان ہو)۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو (راوی کہتے ہیں کہ ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ کو اوپر کی طرف) اٹھا کر **یارب یارب** کہے یعنی خوب دعا کرے۔ اور جو شخص اس طرح نہ کرے وہ **کَذَا وَکَذَا** یعنی وہ نامراد ہے۔

اس حدیث میں نماز سے بعض علماء نے **صلاۃ اللیل** (تہجد یا تراویح) مراد لیا ہے۔ لہذا تہجد و تراویح میں ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرنا، اور اس میں دل و دماغ اللہ کی طرف متوجہ کرنا، اور بدن سے عاجزی اور انکساری ظاہر کرنا، اور اطمینان سے نماز ادا کرنا، پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا مانگنا مسنون ہوا۔ جو لوگ جلدی جلدی، خشوع وخضوع کے بغیر اور بلا دعا تراویح پڑھتے ہیں انکی تراویح نا تمام رہتی ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

نماز وتر

﴿عمل شوافع﴾: وتر کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور پورے رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت ہے۔ وتر کی نماز ایک رکعت سے گیارہ رکعات تک پڑھنا ثابت ہے لیکن ہمیشہ ایک رکعت پڑھنا

مکروہ ہے اور رمضان المبارک میں بیس رکعات کے بعد تین رکعات ہی پڑھنا مسنون ہے۔ پہلی رکعت میں دعاء افتتاح (وَجَّهْتُ) اور سورہ فاتحہ کے بعد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُون پڑھے (دوسری سورت بھی پڑھنا جائز ہے) دو رکعت کے بعد بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور اس کے بعد دعاء پڑھ کر سلام پھیرے، پھر تیسری رکعت پڑھے جس میں دعاء افتتاح اور سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس مکمل پڑھے۔ تین رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھنا بھی جائز ہے۔ رمضان المبارک کی ۱۶ ویں رات سے وتر کی تیسری رکعت میں رکوع سے اٹھنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعاء قنوت پڑھنا سنت ہے۔ امام بلند آواز سے دعاء قنوت پڑھے اور مقتدی بلند آواز سے آمین کہے اگر کوئی انفرادی نماز پڑھ رہا ہو تو دعاء قنوت آہستہ آواز سے پڑھے۔

یہ قنوت پڑھے۔

۱ اَللّٰهُمَّ اَهْدِنِى (اَهْدِنَا) فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِى (وَعَافِنَا) فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِىْ (وَتَوَلَّنَا) فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِىْ (وَبَارِكْ لَنَا) فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِىْ (وَقِنَا) شَرَّمَاقَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِىْ وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَايَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، وَلَايَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ (نَسْتَغْفِرُكَ) وَاَتُوبُ اِلَيْكَ.

۲ پھر قنوت عمر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَهْدِيْكَ، وَنُؤمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ، وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَكُلَّهُ، نَشْكُرُكَ وَلَانَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِيَاكَ نَعْبُدُوَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ، وَنَخْشَىٰ عَذَابَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ اَهْلَ الْكِتَابَ الَّذِينَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ، وَيُكَذِّبُوْن رُسُلَكَ، وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ، اَللّٰهُمَّ اغفِرْلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُومِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ،وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ،وَاجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ، وَثَبِّتْهُمْ على مِلَّةِ رَسُوْلِكِ،وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يُوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِى عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ، وَانْصُرْهُمْ عَلى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اِلٰهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَامِنْهُمْ. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِىِّ وَعَلى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمْ.

﴿حديث﴾ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنھا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِى رَكْعَةِ الأولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأعْلَى وَفِى الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِى الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد وَقُلْ أعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَق وَقُلْ أعُوذُ بِرَبِّ النَّاس.

﴿مستدرك حاكم ،وقال حاكم هذا حديث صحيح على الشرط الشيخين وأقره الذهبى، ١/٣٠٥﴾

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر تین رکعات پڑھتے تو پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأعْلَى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد ،قُلْ أعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَق ،قُلْ أعُوذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھتے تھے۔

﴿حديث﴾ عَنْ حَسَن بْن عَلِى رَضِى اللّٰه عَنْهُمَا قَالَ:عَلَّمَنِى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِى وِتْرِى إِذَا رَفَعْتُ رَأسِى وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا السُّجُودَ اللّٰهُمَّ اهْدِنِى فِيمَنْ هَدَيْتَ......................الخ. ﴿مستدرك الحاكم ٤٨٠٠،

قال الإمام الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين،بذل المجهود ٧/٢٤٢﴾

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند کلمات دعاء سکھلائے جسے میں وتر کی نماز میں رکوع کے بعد سجدہ سے پہلے پڑھوں۔

اللّٰهُمَّ اهْدِنِى فِيمَنْ هَدَيْتَ...................... آخیر تک سکھایا۔

﴿حديث﴾ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْنُتُ فِى النِّصْفِ مِنْ رَمَضَانَ إِلَى آخِرِهِ. ﴿سنن بيهقى ٢/٤٩٩،طبع دارا لمعرفة بيروت﴾

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں نصف

رمضان سے وتر میں دعاء قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(اس کی سند ضعیف ہے لیکن صحابہ کے عمل سے اسکی تائید ہوتی ہے۔)

﴿حدیث﴾ عَن عُرْوَةَبْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ وَكَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الارْقَمِ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ ....وَكَانُوايَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِي ا لنِّصْفِ اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيْلِكَ،وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ.......الخ.

﴿صحيح ابن خزيمة،حديث١١٠٠، إسناده حسن، تلخيص الحبير٢/٦٠﴾

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر (تابعی) سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو الگ الگ تراویح پڑھتے دیکھ کر باجماعت تراویح پڑھنے کا حکم فرمایا تو وہ نصف رمضان سے وتر میں دعاء قنوت پڑھتے تھے۔ اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيْلِكَ، وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ........................ .الخ.

﴿حدیث﴾ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ إِلَّا فِي النِّصْفِ الآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ،وَكَانَ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ. ﴿سنن ترمذی ١/١٠٦، مصنف ابن أبي شيبة٧٠٠٧، الاوسط لابن المنذر ٢٧١٠، السنن الكبرى للبيهقي٤٨١٥﴾

ترجمہ: امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رمضان المبارک میں ١٦ویں رات سے وتر میں رکوع کے بعد دعاء قنوت پڑھتے تھے۔

﴿حدیث﴾ عن ابن عمر قال كان رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم يفصل بين الوتر والشفع بتسليمة ويسمعناها. ﴿مسند أحمد ٥٤٦١، صحيح ابن حبان ٢٤٣٤، قال الذهبي: سنده جيد، تنقيح التحقيق ١/٢١٤، قال النيموي: إسناده قوي، آثار السنن ٢/٧﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سلام پھیر کر پھر ایک رکعات پڑھتے تھے۔

﴿عمل احناف﴾: وتر کی نماز واجب ہے اور پورے رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت ہے۔ تین رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھے۔ پہلی رکعت میں دعاء افتتاح (ثناء) اور سورہ فاتحہ کے بعد **سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى** اور دوسری رکعت میں **قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُون** پڑھے۔ دو رکعتیں پڑھ کر تشہد کے لئے بیٹھے۔ پھر تیسری رکعت کے لئے کھڑے رہے۔ (تیسری رکعت میں ثناء نہ پڑھے) سورہ فاتحہ کے بعد **قل هو الله أحد** پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو (مرد کانوں کی لو تک اور عورت کندھے تک) اٹھا کر باندھے۔ پھر دعاء قنوت پڑھے۔

﴿۱﴾ **اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَهْدِيْكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ، وَنُثْنِى عَلَيْكَ الْخَيْرَكُلَّهٗ، نَشْكُرُكَ وَلَانَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخْشَى عَذَابَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.**

﴿نورالإيضاح ، ۳۷﴾

﴿۲﴾ پھر یہ دعاء پڑھنا بہتر ہے۔ **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَانْصُرْهُ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتَابَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ، وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَائَكَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِىْ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْن.**

﴿أشرف الهداية ۹۸/۲، طبع مكتبة تهانوى ديوبند﴾

دعاء قنوت کے آخیر میں **وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ** پڑھے۔

﴿حدیث﴾ **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا **قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ** ﷺ **يَقْرَأُ فِى الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ**

فِی رَکْعَةٍ رَکْعَةٍ. ﴿سنن ترمذی ۱/۱۰۶ ، قال الإمام النووی:رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجة بإسناد صحیح، خلاصة الأحکام ۱۸۸۵،قال العلامة ابن الملقن: رواہ أحمد والترمذی والنسائی وابن ماجة بإسناد صحیح، البدر المنیر ۴/۳۳۸، قال العراقی: سندہ صحیح، تخریج أحادیث الإحیاء۱/۲۳۱، قال النیموی: إسنادہ حسن، آثار السنن۲/۱۰﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَی ،دوسری رکعت میں قُلْ یَاأَیُّهَاالْکَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَد پڑھا کرتے تھے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُوتِرُ بِثَلَاثِ رَکَعَاتٍ.........وَیَقْنُتُ قَبْلَ الرُّکُوعِ،الحدیث. ﴿سنن نسائی ، حدیث۱۶۹۹، قال النیموی: إسنادہ صحیح، آثار السنن ۲/۱۶﴾

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعاءِ قنوت پڑھا کرتے تھے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَیْنِ،أَنَّهُ سَمِعَ الأَعْرَجَ یَقُولُ: مَا أَدْرَکْتُ النَّاسَ إِلاوَهُمْ یَلْعَنُونَ الْکَفَرَةَ فِی رَمَضَانَ،قَالَ:وَکَانَ الْقَارِیءُ یَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِی ثَمَانِ رَکَعَاتٍ،فَإِذَا قَامَ بِهَا فِی اثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً، رَأَی النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ .﴿مؤطا امام مالك ،باب ما جاء فی قیام رمضان﴾

ترجمہ: حضرت داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن اعرج رحمہ اللہ (تابعی،م ۱۱۷ھ) سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ رمضان المبارک میں دشمنوں کے خلاف دعائیں کیا کرتے تھے (یعنی دعاءِ قنوت پڑھتے تھے)اور امام سورہ بقرہ کو آٹھ رکعات میں ختم کرتے تھے اور جب کبھی وہ اس سورت کو ۱۲ ویں رکعت میں پڑھتے

تو ہم یہ سمجھتے کہ انہوں نے قرآت میں تخفیف کی ہے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلَی، وَفِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ بِقُلْ یَا أَیُّهَا الْکَافِرُونَ، وَفِی الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، وَلَا یُسَلِّمُ إِلَّا فِی آخِرِهِنَّ، وَیَقُولُ یَعْنِی بَعْدَ التَّسْلِیمِ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا. ﴿سنن النسائی ۱۷۰۱، السنن الکبری للبیهقی ۵۰۵۹، قال النووی إسناده صحیح، خلاصة الأحکام ۱۸۸۶، قال النیموی: إسناده حسن، آثار السنن ۱۰۲﴾

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے، اور دوسری رکعت میں قل یا ایھا الکفرون پڑھتے، اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتے، اور آخر میں سلام پھیرتے، اور سلام کے بعد تین مرتبہ سبحان الملک القدوس پڑھتے تھے۔

وتر کے اختتام پر یہ دعاء پڑھے

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ[۱] رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ[۲]. تیسرا قُدُّوْس اور رُوْح بلند آواز سے کھینچ کر پڑھے[۳]۔

﴿سنن أبی[۱] داؤد، حصن[۲] حصین، سنن[۳] نسائی﴾ اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ. ﴿سنن أبی داؤد﴾

وتر کی دو دو جماعتیں صحیح نہیں ہے

ہمارے علاقہ میں وتر کی دو جماعتیں بیک وقت ہوتی ہیں۔ایک جماعت شافعی اور ایک حنفی کی۔ یہ کسی طرح صحیح نہیں ہے۔فقہاء نے شافعی کو حنفی کی پیچھے اور حنفی کو شافعی کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز لکھا ہے۔جب ہم تمام ائمہ کو حق سمجھتے ہیں اور قرآن واحادیث پر عمل پیرا سمجھتے ہیں تو پھر ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھنا تعصب اور تنگ نظری ہے۔فقہاء نے مسجد میں دو جماعت کو منع لکھا ہے نیز علماء نے وتر کی نماز حنفی کو شافعی کے پیچھے اور شافعی کو حنفی کے پیچھے پڑھنے کے جواز پر صراحت فرمائی ہے۔

۱﴾ حنفیہ کی مشہور کتاب ''ھدایۃ'' میں لکھا ہے۔

ودلت المسألة على جواز الاقتداء بالشفعوية على المتابعة فى قرائة القنوت فى الوتر. ﴿أشرف الهداية ۱۹۵/۲﴾

ترجمہ: (مذکورہ بالا عبارت سے) یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ شافعی امام کے پیچھے نماز وتر اور دعاء قنوت پڑھنا جائز ہے۔

۲﴾ شافعیہ کی مشہور کتاب ''المجموع'' میں لکھا ہے۔

وصلى شافعي الصبح خلف حنفي ومكث الامام بعد الركوع قليلاً وامكن الماموم القنوت قنت والاتابعه وترك القنوت ويسجد للسهوعلى الاصح وهو اعتبار اعتقاد الماموم وان اعتبرنا اعتقاد الامام لم يسجد. ﴿المجموع ۲۹۰/٤﴾

ترجمہ: اور شافعی مقتدی فجر کی نماز حنفی امام کے پیچھے پڑھے اور امام دعاء قنوت پڑھنے کا وقت دے تو دعاء قنوت پڑھے، ورنہ امام کی اتباع کرے اور دعاء قنوت نہ پڑھے اور آخیر میں سجدہ سہو کرے، یہ قول ان لوگوں کا ہے جو مقتدی کے اعتقاد کا اعتبار کرتے ہیں اور جو امام کے اعتقاد کا اعتبار کرتے ہیں ان کے نزدیک سجدہ سہو بھی نہیں ہے۔

فجر اور وتر کی قنوت طویل کرنا مکروہ ہے

رمضان المبارک میں وتر کی قنوت میں لمبی لمبی دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ ثابت شدہ دعائیں پڑھنا افضل ہے۔ قنوت نازلہ کے علاوہ دعاء قنوت کو طویل کرنا مکروہ ہے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِرِيْنَ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَقَنَتَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقِيْلَ: أَوَقَنَتَ قَبلَ الرُّكُوعِ؟ قَالَ: بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيْراً. ابوداؤد کی دوسری روایت میں يَسِيْراً کے بجائے قَامَ هُنَيَّةً آیا ہے۔

﴿صحیح بخاری ١/١٣٦، وصحيح مسلم ١/٢٣٧، وسنن أبی داؤد ١/١٠٤﴾

ترجمہ: حضرت محمد بن سرینؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں دعاء قنوت پڑھا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ دریافت کیا گیا کہ رکوع سے پہلے یا بعد۔ آپ نے فرمایا رکوع کے بعد تھوڑی دیر۔

مشہور محقق ومحدث محی السنۃ امام یحییٰ بن شرف نوویؒ لکھتے ہیں۔

قال البغوی یکرہ اطالۃ القنوت کما یکرہ اطالۃ التشھد الاول قال وتکرہ قراءۃ القرآن فیہ فان قرألم تبطل صلاتہ ویسجد للسھو. ﴿المجموع ٣/٤٩٩﴾

ترجمہ: (مشہور محدث) علامہ بغویؒ (م ٥١٦ھ) فرماتے ہیں کہ دعاء قنوت کو لمبی کرنا مکروہ ہے جس طرح تشہد اول میں دیری کرنا مکروہ ہے اسی طرح دعاء قنوت میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر غلطی سے قرآن پڑھا تو نماز باطل نہیں ہوگی مگر سجدہ سہو لازم ہوگا۔

ختم قرآن کے بعد دوبارہ مُفْلِحُوْنَ تک پڑھے

رمضان المبارک میں تراویح میں ایک قرآن ختم کرنا سنت ہے۔ ختم کے وقت قل أعوذ برب الناس پڑھکر دوبارہ قرآن شروع کرے اور سورہ فاتحہ پڑھکر سورہ بقرہ اُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک پڑھے۔

﴿حدیث﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ إِذَا قَرَأَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ افْتَتَحَ مِنَ الْحَمْدِ ثُمَّ قَرَأَمِنَ الْبَقَرَۃِ إِلَی وَأُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُون، ثُمَّ دَعَا بِدُعَاءِ الْخَتمۃِ ، ثُمَّ قَام.

أخرجه الدارمی بسند حسن. ﴿"الإتقان" للعلامة جلال الدين السيوطی، ۱/۱۱۱﴾

ترجمہ: امام دارمیؒ نے بسند حسن حدیث نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (قرآن کے ختم پر) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھتے تو الْحَمْدِ اور سورہ بقرہ أُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُون تک پڑھتے پھر ختم قرآن کی دعا فرماتے۔

﴿حدیث﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَاأَنَّ رَجُلًا یَا رَسُولَ اللّٰہِ ای الاعْمَال أفْضَل قَالَ:الْحَال الْمُرْتَحِل،قَالَ:یَارَسُولَ اللّٰہِ!وَمَاالْحَال الْمُرْتَحِل، قَالَ: صَاحِبُ الْقُرْآنِ یَضْرِب مِنْ أَوَّلِہِ حَتَّی یَبْلُغَ أَوَّلَہُ،کَمَا حَلَّ ارْتَحَلَ.

﴿مستدرک حاکم ۱/۵۶۸،وسنن ترمذی،وقال الترمذی ھذاحدیث غریب لانعرف عن ابن عباس إلامن ھذا الوجه۲/۱۲۳،وقال حاکم تفرد به صالح المری وھو من زھاد أھل البصرۃإلا أن الشیخین لم یخرجاہ﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اعمال میں کون سا عمل افضل ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: الحال المرتحل۔ اس شخص نے دریافت کیا الحال المرتحل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن جب قرآن پڑھکر ختم کرے تو پھر شروع سے پڑھے۔

الأذكار، ترشیح المستفیدین، فضائل اعمال اور **قرآنی علوم** میں اس طریقہ کو مسنون لکھا ہے اور سلف صالحین کا عمل بھی اسی طرح رہا ہے۔

آخیری تراویح اور دعا

تراویح کے ختم پر مختلف مسجدوں میں مختلف طریقہ نظر آتے ہیں اور کئی دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ اولاً بیس رکعات کے ختم پر، پھر وتر کی دعاء قنوت میں، اور وتر کے بعد پھر جلسہ کے بعد لمبی لمبی دعاؤں کا مظاہرہ کیا جاتا ہے حالانکہ بیس رکعات کے بعد ترویحہ نہیں ہے فوراً وتر پڑھی جائے، اور قنوت کو طویل کرنا مکروہ ہے۔ ان چار دعاؤں کو سنت کے مطابق کہنا بہت مشکل ہے اس لئے صرف آخیر میں ایک دعا پر اکتفا کرنا بہتر ہے۔ ختم قرآن پر دعا کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

۱﴾ مشہور محقق ومحدث محی السنۃ امام یحییٰ بن شرف نوویؒ (م ۶۷۶ھ) لکھتے ہیں۔

ویستحب الدعاء عند الختم استحباباًمتاکداًشدیداً ..... وینبغی أن یلح فی الدعاء، وأن یدعوبالأمورا لمهمةوا لکلمات الجامعة.

﴿الأذكار، ص۹۵، طبع دار الارقم بیروت﴾

ترجمہ: قرآن مجید کے ختم پر دعا کرنا مستحب ہے اور اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔........... ....دعا خوب گڑگڑا کر اور۔ اچھے الفاظ کے ساتھ اپنی ضروریات کے لئے دعا کرے۔

۲﴾ علامہ جلال الدین سیوطیؒ (م ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں۔

یسن الدعاء عقب الختم لحدیث الطبرانی وغیره أن العرباض بن ساریةمرفوعاً من ختم القرآن فله دعوة مستجابة وفی الشعب من حدیث أنس مرفوعاً من قرأ القرآن وحمد الرب وصلی علی النبی ﷺ واستغفر ربه فقد طلب الخیر مکانه. ﴿"الإتقان ۱/۱۱۱﴾

ترجمہ: ختم قرآن کے بعد دعا مسنون ہے طبرانی میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس شخص نے قرآن ختم کیا اس کی دعا مقبول ہوتی ہے اور شعب الایمان

میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس نے قرآن پڑھا اور اللہ کی تعریف کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا اور اپنے رب سے مغفرت چاہی تو وہ اپنے لئے خیر کا طلب گار ہوا۔

۳ ﴾ علامہ سید علوی بن سید احمد سقاف رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

وقدروی أبو منصور الأرجانی عن داود بن قیس قال کان رسول اللہ ﷺ یقول عند ختم القرآن اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِا لْقُرْآنِ الْعَظِیْم وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَاماً وَّنُوْراً وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً اللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَانَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَاجَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَارَبَّ الْعٰا لَمِیْنَ قال الحافظ ابن الجزری وھذا الحدیث لاأعلم وردعن النبی ﷺ فی ختم القرآن حدیث وغیرہ وقدکان ﷺ یحب الجوامع من الدعاء ویدع ما سوی ذلک......................................فینبغی الجمع بین ھذہ الاربعۃ فیصل الخاتمۃ بالفاتحۃ ویتعرض لنفحات اللہ تعالی بالاستغفار والدعاء، ثم یطعم الطعام. ﴿ترشیح المستفیدین، ص۱۶۷﴾

ترجمہ: ابو منصور ارجانی، داؤد قیس (تابعی) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قرآن ختم کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِیْم وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَاماً وَّنُوْراً وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً اللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَانَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَاجَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَارَبَّ الْعٰالَمِیْنَ.

علامہ جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے علاوہ ختم قرآن کے متعلق مجھے کوئی دوسری دعا حدیث میں نہیں ملی اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعا پسند فرماتے تھے.........ختم قرآن کے وقت ان چار چیزوں کا اہتمام کرے۔ (۱) قرآن ختم کرکے شروع کرے۔ (۲) استغفار کرکے اللہ کی رحمت طلب کرے۔ (۳) دعا کرے۔ (۴) دعوت کرے۔

﴿حدیث﴾ وَرَوىٰ اِبْنُ أَبِی دَاؤدَبِإِسْنَادَيْنِ صَحِيْحَيْنِ عَنْ قَتَادَةَ التَّابَعِي الْجَلِيْلِ الإمَام صَاحب أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ أَهْلَهُ وَدَعَا. ﴿الأذكار للإمام النووی، فصل فی آداب الختم﴾

ترجمہ: حضرت ابن ابوداؤد بسند صحیح حضرت قتادہؒ (تابعی) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ (صحابی) جب قرآن ختم کرتے تو لوگوں کو جمع کرتے اور دعا کرتے۔

مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں
صرف
ایک فرقہ جنتی ہوگا

﴿حدیث﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيَاتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَاأَتىٰ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَالنَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتىٰ أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَن يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَّتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِإِلَّامِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَارَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي. ﴿سنن ترمذی:۲/۹۳﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ میری امت کی حالت ہو بہو بنی اسرائیل کی طرح ہوجائے گی، اگر کوئی بنی اسرائیل کا آدمی اپنی ماں کے ساتھ علی الاعلان زنا کیا ہوگا تو ایسا ہی میری امت میں بھی ہوگا۔ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئی تھی تو میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں

بٹے گی۔ایک کے علاوہ باقی سب فرقے جہنمی ہوں گے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا کہ وہ جنتی فرقہ کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جماعت میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر عمل کرے۔

﴿۲۳۲ حدیث﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً فَهَلَكَتْ سَبْعُونَ فِرْقَة وَخَلَصَتْ فِرْقَةٌ وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً فَتَهْلِكُ إِحْدَى وَسَبْعُونَ وَتَخَلَّصَ فِرْقَةٌ (وَفِي رَوَايَةٍ كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا فِرْقَة) قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ تِلْكَ الْفِرْقَةُ قَالَ: الْجَمَاعَة الجَمَاعَة. ﴿مسند أحمد أخرجه ابن جرير فى التفسير ورجا له رجا ل الصحيح. ﴿الفتح الربانى ٢٤/٦﴾

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امت بنی اسرائیل ۷۱ (دوسری روایت میں ۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئی تھی۔اسکے ستر (۷۰) فرقے ہلاک ہوئے اور ایک فرقہ نجات پایا۔اور میری امت بہتر (۷۲) (دوسری روایت میں تہتر ۷۳) فرقوں میں تقسیم ہوگی۔اسکے بہتر ۷۲ فرقے ہلاک (جہنم میں جائینگے) اور صرف ایک فرقہ نجات پائے گا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ فرقہ (نجات پانے والا) کونسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **الجماعة الجماعة** یعنی جمہور صحابہ وجمہور علماء کے طریقہ پر عمل کرنے والا فرقہ۔

﴿حدیث﴾ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ إن نزل بنا أَمْرٌ لَيْسَ فِيْهِ بيان أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: شَاوِرُوا الفُقَهَاء والعَابِدِيْنَ ولاتمضوا فِيْهِ رَأْيٍ خاصة. ﴿المعجم الأوسط للطبرانى ١٦١٨، قال العلامة على المتقى: فالحديث عن هذه الطريق حسن صحيح، كنز العمال ٣٤١/٢﴾

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اگر کوئی ایسا معاملہ پیش آئے اور جائز وناجائز کی صراحت معلوم نہ ہوتو ہم کیا کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا باعمل فقہاء سے پوچھ کر عمل کرو اور انفرادی رائے پر عمل مت کرو۔

اسی جماعت کو **اہل سنت والجماعت** کہا جاتا ہے۔

بیس رکعات تراویح پر صحابہ وعلماء امت کا اجماع ہے

۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں لوگوں کو تراویح باجماعت پڑھنے کا فیصلہ فرمایا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تراویح کی پہلی عام جماعت تھی۔ ﴿صحیح ابن حبان﴾

۲) حضرت یزید بن رومانؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صحابہ تئیس (۲۳) رکعات (بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر) پڑھا کرتے تھے۔ ﴿مؤطا امام مالک﴾

۳) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ صحابی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تمام لوگ بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے۔ ﴿سنن بیہقی﴾

۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کے عمل کی بنا پر اکثر علماء کے نزدیک تراویح بیس (۲۰) رکعات ہے۔ امام ترمذی شافعیؒ ﴿سنن ترمذی﴾

۵) صحیح قول جمہور علماء کا یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں صحابہ کرام کو تراویح پڑھنے پر جمع فرمایا تو انہوں نے بیس رکعات تراویح پڑھائی۔ تو یہ صحابہ کی طرف سے اجماع تھا۔ علامہ علاء الدین کاسانی حنفیؒ ﴿بدائع الصنائع﴾

۶) امام مالکؒ کے ایک قول کے مطابق اور امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام داؤد ظاہریؒ کے نزدیک وتر کے علاوہ بیس (۲۰) رکعات تراویح سنت ہے۔

علامہ ابن رشد مالکیؒ ﴿بدایۃ المجتہد﴾

۷) حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ (صحابی) نے لوگوں کو بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر پڑھائی، اسلئے جمہور علماء کے نزدیک یہی سنت ہے۔ کیونکہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار کی موجودگی میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی تو کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

علامہ ابن تیمیہ حنبلیؒ ﴿فتاوی ابن تیمیہ﴾